تذکیر الکل بتفسیر الفاتحۃ و اربع قل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ الذین اسفرت بھم وجوہ الموحدین وازدادت قلوبھم نورا

اما بعد اس رسالۂ مختصر مین ترجمۂ ضروری پنج سورۂ قرآن کا لکھا جاتا ہے جن کی تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز مین ہوا کرتا ہے مراد ان پانچ سورتون سے فاتحۃ الکتاب و ہر چہار قل ہین یہ ہر پنج سورہ توحید پر خداوند مجید کی دلیل ہین جس نے ان کی معنی سمجھہ لیے وہ پکا سچا مسلمان ہوگیا اب اوسکی عبادت ٹھیک ہوگی اور وہ شرک سی بچ جائیگا بیان مین توحید ورد شرک کی علاوہ کتب مطولہ کی فی الحال دس رسائل مختصرہ لکھے گئے ہین اور اس جگھہ فقط بیان معنی پر ان پانچ سور کی اقتصار و اختصار کیا گیا و خیر الکلام ما قل و دل

تمام کلام ان سورکی معانی پر تفسیر ترجمان القرآن و فتح البیان مین ہی استیفاء
تمام مضامین کا اس جگہہ خواہان دفاتر گرانبار ہے تفسیر کبیر مین فقط ایک سورۂ
فاتحہ سی دس ہزار مسائل کا استخراج کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم
رحمہما اللہ تعالی نی تفسیر معوذتین استقلالاً لکھی ہے لکن اون علوم غامضہ کا
سمجہنا اہل علم کا کام ہے نہ عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہہ سمجہانا عوام کا ہی و باللہ التوفیق

سورۂ فاتحہ

اللہ تعالی نی اپنی کتاب کو جس کی صفت لاریب فیہ ہی اس سورت سی شروع
کیا یہ دلیل ہی اس کی عظم منزلت و علو مرتبت پر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے فرمایا ہے اوس کی نماز نہین جسنے فاتحہ نہ پڑہی یعنی ہر رکعت نماز مین
خواہ امام تہا یا مقتدی و لہذا جو شخص رکوع مین شامل جماعت کی ہوتا ہے اوسکو
لازم ہے کہ وہ رکوع کو رکعت نہ ٹہیرا ی بلکہ جب اگا نہ رکعت عقب سے پڑہ لے
اس لیے کہ اوس نی فاتحہ نہین پڑہی ہے اور رکعت جب ہی شمار مین آتی ہی کہ فاتحہ
پڑہی جائی بالجملہ مقصود اور روح اور لب نماز کا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کی طرف
نماز مین متوجہ ہو اور حضور دل سی غفلت نکری جس نماز مین دل نمازی کا حاضر نہین
ہوتا ہے وہ نماز ایک تن بی روح ہوتی ہے اسی لیے ہر شخص کی نماز مین سے اوتنی
ہی نماز مقبول ٹہیرتی ہے کہ جتنی نماز مین اوسکا دل حاضر تہا دلیل اسپر حدیث صحیح
مرفوع ہے کہ حضرت نی فرمایا یہ نماز ہے منافق کی اسکلمی کو تین بار کہا پہر فرمایا

بیٹھا دیکھتا ہی سورج کو یہان تک کہ جب وہ درمیان دو قرن شیطان کی ہوتا ہے
تب یہ اوٹھکر چار چونچین مارتا ہے ذکر نہین کرتا اللہ کا مگر تھوڑا سا واہ مسلم اس
حدیث مین ضائع کرنا وقت کا اس لفظ سی بیان کیا کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے اور
ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سی بیان کیا کہ چونچین مارتا ہے اور ضائع کرنا حضور
قلب کا اس لفظ سی بیان کیا کہ ذکر نہین کرتا اللہ کا مگر تھوڑا جب یہ بات سمجھ لی
تو اب ایک نوع نماز کی معلوم کرلینا چاہیے وہ قرارت فاتحہ ہی شاید اللہ تعالی
تیری نماز قبول فرمالی اور یہ قبولیت کفارہ ذنوب کا ٹھیری عمارہ باب فہم فاتحہ کا
ابو ہریرہ کی حدیث ہے صحیح مسلم مین وہ کہتے ہین مینی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے مینی تقسیم کیا نماز کو درمیان اپنے
اور اپنی بندون کی آدھون آدہ میرے بندی کے لیے ہے جو مانگا اوس نے
جب وہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے حمد کی میری میری بندے
نے اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے ثنا کی مجہپر میرے بندی نے
اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ تعالی فرماتا ہے بزرگی بیان کی میرے
میرے بندے نے اور جب کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ کہتا ہے
یہ درمیان میری اور میری بندی کی ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اوسنے
مانگا پہر جب کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
تو اللہ کہتا ہی یہ میری بندی کے لیے ہے اور واسطی بندے کے ہے جو اوس نے

مانگا تمام ہوا مضمون حدیث کا اس حدیث مین تامل کرنے سی معلوم ہوا کہ یہ سورت دو نصف ہی ایک نصف اللہ کی لیی ہے نستعین تک اور ایک نصف بندی کے لیے ہی یہ دعا بندہ اپنے لیی کرتا ہے اور جس نی یہ دعا سکہائی ہے وہ اللہ تعالی ہے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز مین مانگا کرین اور اس ثناؤ دعا کو ہر نماز مین مکرر سہ کرر کیا کرین اور اللہ نے اپنے فضل وکرم سی یہ ضمانت کے کہ جب ہم یہ دعا ساتہہ اخلاص وحضور دل کی کرین گی تو وہ ہم سے اس دعا کو قبول فرمائیگا اب ہر انسان جان سکتا ہے کہ اکثر لوگون نی اس امر کو ضائع کردیا ہی قدر وقیمت اس نعمت کی نہین سمجہی ؎

قد هیئوك لامر لو فطنت له ۔۔۔ فاربأ بنفسك ان ترعی مع الهمل

اب بعض معانی اس سورت کی لکہے جاتے ہین شاید تو نماز حضور دل سی پڑہنے لگے اور جو لفظ تیری زبان سی نکلتا ہے تیرا دل اوس کو معلوم کرلے اس لیی کہ جو بات زبان سی نکلتی ہے اور دل اوسپر معقود نہین ہوتا تو وہ عمل صالح نہین سمجہا جاتا کما قال تعالی یقولون بالسنتہم ما لیس فی قلوبہم سو پہلی معنے استعاذہ کے سمجہنا چاہیے پہر بسملہ کی پہر فاتحہ کی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اسکی یہ معنی ہوے کہ مین پناہ پکڑتا ہون اور معتصم ہوتا ہون ساتہہ اللہ کی اور اوس کی آستانی پر بہاگ کر آتا ہون اس دشمن سے کہ کہین وہ مجہکو میرے دین اور میری دنیا مین گزند ونقصان پہونچاوی یا مجہکو اوس کام کے کرنے سے روکدی جسکا مجہکو حکم ہوا ہے

یا جس چیز سے مجھے منع کیا گیا ہے اوس پر مجھی آمادہ کری اس لیی کہ سب سی زیادہ
حرص شیطان کو بندی کی بہکانی پر اوسی دم ہوتی ہے جبکہ وہ ارادہ کسی عمل خیر
کا کرتا ہے جیسی نماز و قرارت وغیرہ سو کوئی حیلہ اوس کی دفع کرنے کا بجز اس کے
نہین کہ انسان اللہ سی استعاذہ کری اور اوس کی پناہ مین آنا چاہیے لقولہ تعالی
انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یومنون
پس جب بندہ اللہ سی طالب پناہ کا ہوتا ہی اور اوس کی ساتھ اعتصام کرتا
ہے تو یہ استعاذہ سبب ہوتا ہی واسطی حضور قلب کی اب اس کلمی کے معنی پہچان کر
اس کو دل سی کہنا چاہیے نہ نری زبان سی جس طرح کہ اکثر لوگ فقط زبان سی کہتی ہین
اور معنی کا دہیان نہین کرتے اسی لیی وہ وسوسۂ شیطان سے نماز مین محفوظ
بہی نہین رہ سکتے رہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکی معنی یہ ہین کہ مین داخل ہوتا ہون
قرارت یا دعا وغیرہ مین اللہ کی نام سے نہ اپنی حول و قوت سے بلکہ اس کام کو
اللہ کی مدد سی اور اوس کی نام کی برکت سے کرتا ہون یہی معنی بسم اللہ کے ہر
اوس کام مین ہوتے ہین جسکی اول مین بسم اللہ کہی جاتی ہے دین کا کام ہو یا دنیا
کا پس جب بندی نے اپنے جی مین اس بات کو حاضر کر لیا کہ میرا داخل ہونا
قرارت مین اللہ کی اعانت سی ہی اور مین اپنی حول و قوت سے بری ہون تو یہ
ایک بڑا سبب ہی واسطی حضور قلب اور طرد موانع کے ہر خیر سے رحمن و رحیم
دو نام ہین ان کو رحمت سی نکالا ہی ایک دوسری سے بلیغ تر اور بڑہکر ہے جیسی علام

وعلیہم ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے یہ دو اسم رقیق ہین ایک دوسرے سے
زیادہ تر ارق ہے فاتحہ سات آیت ہے ثلاث و نصف واسطے اللہ کے اور
ثلاث و نصف واسطے بندے کی اول اوسکا الحمد للہ رب العالمین ہے حمد کہتے ہین
زبان سے ثنا کرنے کو جمیل اختیاری پر اس سے ثنا بلسان حال خارج ہوگئی کیونکہ
وہ ایک طرح کا شکر ہوتا ہے جمیل اختیاری سے وہ چیز مراد ہے جو انسان اپنے
ارادے سے کرتا ہے اور حسن جمیل مین انسان کی صنع نہین ہے جیسے جمال وغیرہ
اوسپر ثنا کرنا مدح کہلاتا ہے نہ حمد فرق درمیان حمد و شکر کے یہ ہے کہ حمد متضمن
ہے مدح و ثنا کو امر محمود پر بذکر محاسن خواہ حامد پر احسان ہو یا نہو اور شکر نہین ہوتا
مگر احسان مشکور پر اس لیے حمد عام تر ہے شکر سے کیونکہ یہ حمد محاسن و احسان پر نہین
ہوتی ہے اللہ کی حمد اسمای حسنی اور خلق آخرت و اولی پر کیجاتی ہے ولہذا فرمایا
ہے الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا اور فرمایا الحمد للہ الذی خلق السموات والارض
وغیرہ آیات اور شکر نہین ہوتا مگر انعام پر تو یہ حمد سے بائین وجہ خاص تر ٹھیرا
لکن دل و دست و زبان سے ہوتا ہے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا اعملوا آل داود شکرا

افادتکم النعماء منی ثلاثة　　یدی ولسانی والضمیر المحجبا

اور حمد فقط دل اور زبان سے ہوتی ہے پس اس وجہ سے شکر براہ انواع خود اعم ہے
اور حمد براہ اسباب خود اعم ہے الف لام الحمد کا واسطے استغراق کے ہے یعنی سارے
انواع حمد کے خاص اللہ تعالی کے لیے ہین نہ واسطے غیر اللہ کے پھر جس شی مین

مخلوق کی صنعت نہین ہے جیسے پیدا کرنا انسان کا یا زمین آسمان کا یا آنکہہ و
کان کا یا رزق رسانی وغیر ذلک تو یہ ظاہر ہے اور جو چیز ایسی ہے کہ اوسپر
مخلوق کی حمد کی جاتی ہے جیسے ثنا کرنا صالحین وانبیاء پر یا فاعل معروف پر
خصوصًا جس نی تیری ساتہہ احسان کیا ہی تو یہ سب ثنا وحمد بہی اللہ ہی کی لیے
ہے کیونکہ اوس نی اس فاعل اور اوس کی فعل کو پیدا کیا ہے اور اس معروف
کو اوس کی طرف محبوب کر دیا اور اوس کو قوت دی کہ وہ یہ کام کری اسی طرح اور
افضال الٰہی کا حال ہی کہ اگر اوس کی بعض مین کچہہ بہی اختلال آجاپی تو پہر
اوس محمود کی حمد نہ کیجاپی تو اب اس اعتبار سے ساری حمد اللہ ہی کی لیے ہٹیری

حمد را با تو نسبتی ست درست   بر در ہر کہ رفت بر در تست

اللہ علم ہے یعنی خاص نام ہماری رب تبارک وتعالی کا اس کی معنی معبود
ہوی لقولہ تعالی وھو اللہ فی السموات وفی الارض یعنی معبود آسمانون اور زمین کا
وہی ایک اللہ ہے جو کوئی سموات وارض مین ہے وہ اوس دن پاس رحمن کے
بندہ ہو کر آئیگا سب اوس کی بندے ہین اور وہ سب کا معبود برحق ہی اس لفظ
جلالہ مین ثبوت ہی توحید الٰہیت کا جس کی طرف ساری پیغمبرون نی آدم سی لیکر
تا خاتم دعوت کی ہے اور اسی کے لیے ساری کتابین اوتری ہین اور شرک
ساری جہان کی مشرکون کا اسی توحید مین ہوتا ہے اور جب تک کوئی بندہ یہ اعتقاد
نکری کہ سوا اللہ کی کوئی معبود نہین ہی تب تک اوس کی توحید درست نہین ہوتی ہے

جوکوئی برخلاف اس عقیدے کے ہی وہی مشرک فی العبادت ہے رب کے
معنی یہ ہین کہ مالک ومتصرف ہی ہر چیز کا اسی سی ثبوت توحید ربوبیت کا ہوا
اس توحید کے ساری اہل شرک بہی قائل تہے یعنی وہ اللہ کو خالق رازق
مدبر عالم اعتقاد کرتے تہے اب جو کوئی کسی غیر اللہ کا تصرف زمین یا آسمان مین
بتاوی تو وہ مشرک فی التصرف ہوگا جس طرح کہ جہال اہل اسلام یہ اعتقاد
فاسد حق مین اولیاء وقبور کے رکہتے ہین عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے ہین
کل ما سوا اللہ کو سو جو چیز اللہ کے سوا ہے فرشتہ ہو یا نبی انسی ہو یا جنی وغیرہ بلکہ
وہ سب مربوب ومقہور ومتصرف فیہ وفقیر ومحتاج ونیاز مند بی نیاز ہین
جس کی شان وحدہ لاشریک لہ ہے اور وہ غنی وصمد ہے کسی کا محتاج نہین
بلکہ سب اپنی وجود وبقا مین اوسکی حاجتمند ہین یہ حصر کہ مراد عالمین سے جو دہ ہزار
عالم ہین ٹہیک نہین ہی اس لیی کہ اللہ تعالی کے عوالم کا حال سوا اللہ کے کوئی
نہین جانتا وما یعلم جنود ربك الا ھو اس صیغہ جمع سے یہ بات ثابت ہی کہ
کل ما سوا اللہ کا رب یعنی پالنے والا رزق دینے والا تدبیر کرنے والا پیدا کرنیوالا
مارنیوالا جلانے والا اللہ ہی خواہ وہ مخلوق ہمین معلوم ہو یا نہو اور حاضر ومحسوس
ہو یا غائب ومخفی سوا اوس ذات کی نہ کوئی مستحق عبادت ہے اور نہ لائق تصرف
ولہذا بعد اس کی الرحمن الرحیم کہا ہے کیونکہ ربوبیت ایک شعبہ ہی رحمت کا یہی
رحمت امر کی مستحق ہے کہ وہ اپنی بندون کو پالی پرورش کری روزی دے

اون کی مرادین پوری کرے اون کی حاجتین برلائی اون کی بلائین ٹالے
اون کی حیات موت ونشور کا بندوبست رکہے سو یہ اللہ ہی کی شان ہے
نہ کسی مخلوق کی خواہ وہ مقبول بارگاہ خداوندی ہو جیسے ملائکہ وانبیای مرسلین
واولیاء وشہداء وصالحین یا مردود درگاہ ہو جیسے شیاطین واوثان واصنام
وبہوت وپری واشجار واحجار وقبور وفساق وفجار وغیرہ پہر فرمایا مالک
یوم الدین اور ایک قرأت مین ملک آیا ہے اس سورت کی اول مین کہ فاتحہ
مصاحف ہی ذکر الوہیت وربوبیت وملک کا کیا جس طرح کہ آخر سُوَر مصحف
قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس مین انہین ہرسہ اوصاف کو بیان
کیا ہی باجملال اون اوصاف کا ذکر مجموعا اول قرآن مین آیا ہے پہر آخر قرآن مین ہے
اب جو بندہ اپنے نفس کا ناصح ہو اوس کو ضرور ہے کہ وہ اس جگہہ توجہ واعتناء کو صرف
کری اور بحث کرنے مین اس موضع سے بذل جہد فرمای اور جان لی کہ علیم خبیر نے
ان اوصاف کو اول قرآن پہر آخر قرآن مین جمع نہین کیا مگر اسی لیے کہ شدت حاجت
عباد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معلوم کیا ہر صفت منجملہ ان صفات کی
ایک معنی جداگانہ رکہتی ہے ایک معنی ایک صفت مین ہین اور دوسری صفت
مین دوسری معنے ہین جیسے یہ الفاظ محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید ولد آدم
کہ یہان ہر وصف کی معنی غیر معنی وصف دیگر ہین سو جب یہ بات جان لی کہ اللہ
بمعنے الٰہ ہی اور الٰہ بمعنی معبود ہی پہر جس نی اللہ کو پکارا اور اوس کی نام پر جانور ذبح کیا اور

اوس کی نذر مانی تو اب وہ نی گویا اللہ کو پہچان لیا اور سمجھہ لیا کہ یہ کام اوسی کی لیے چاہیئن
اور اگر اس شخص نے کسی اور مخلوق کو طیب سے یا خلبیت پکارا اور اوس کی لیے
جانور ذبح کیا گو وقت ذبح کے اللہ کا نام لیا ہو یا اوس کی منت مانی تو گویا او سے
مخلوق کو اپنا اللہ یعنی معبود اعتقاد کیا اور معرفت اس شخص کی ویسی ہی ٹھیرے
جیسی کہ بنی اسرائیل کی معرفت تھی کہ اونہون نے گوسالہ کو پوجا سو گوسالہ ہر
عابد کا وہی ہے جو اللہ کی سوا اوس کا معبود ٹھیرا ہی شجر ہو یا حجر فرشتہ یا ستارہ
یا جن یا بشر یا قبر یا کسیکا حلیہ و مکان یا کوئی نشان و تھان لکن جب بنی اسرائیل
پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہم نے غیر اللہ کو پوجا تو وہ ڈر گئے اور جیسا ذکر قرآن مین
آیا ہے وہ کہنے لگی ولما سقط فی ایدیھم ورأوا انھم قد ضلوا قالوا لئن لم یرحمنا
ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخاسرین اس جگہہ سی یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک مین جہل
عذر نہین ہوتا ہے ہان توبہ سی شرک مٹ جاتا ہی جبکہ سچے دل سے کی ہو ورنہ
یہ بھی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر مین تو تائب ہوا اور باطن مین بدستور فاسق ہی
جس طرح کہ اس زمانی مین اکثر خلق کا حال اسی طرح ہی مصرع دل مین ہو یاد صنم
ہاتھہ مین قرآن ہو وی + رب کی معنی ہین مالک متصرف کے سوا اللہ تعالی ہر شئے
کا مالک ہی اور اوسی کا تصرف ہر چیز مین چلتا ہے اور یہی حق ہے بت پرست
لوگ جن سی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقاتلہ کیا تھا جس طرح کہ جابجا
ذکر اس قتال کا قرآن شریف مین آیا ہے وہ بھی اس کے قائل تھے کہ مالک

ہر شی کا اور متصرف ہر شی مین رب ہے کقولہ من یرزقکم من السماء والارض امن یملك السمع والابصار الی قولہ افلا تتقون اب جو کوئی اللہ کو کسی مصیبت کی ٹلنی اور کسی اڑے کام کی نکلنی کے لیے پکارے پہر کسی مخلوق کو بہی اسی کام کی لیے پکارے خصوصًا اپنی نفس کو طرف عبودیت مخلوق مذکور کے منسوب کرے مثلا یون کہے فلان عبدك یا عبد علی یا عبد النبی یا عبد الحسین یا عبد الرسول یا عبد العزیز نام رکہے ونحو ذلک تو اوس نے گویا اوس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اس پکارنی مین اپنی جان کو اوسکا بندہ و عبد ٹہیرایا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطی اوس کے کیا اور یہ اسی لیے کیا کہ وہ کوئی خیر لاوی اور کسی شر کو دور کری اور جب اپنا نام عبد رکہا تو اوس مخلوق مدعو کو رب سمجہا اگرچہ اس بات کا اقرار نہین کیا ہی کہ وہ رب العالمین ہے بلکہ بعض ربوبیت کا مجوز کیا ہے اللہ اوس بندی پر رحم کری جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان مہمات کا تفطن کرتا ہے اور کلام اہل علم اس بات کا سائل ہے کہ اونہون نی اس سورت کی تفسیر یون کی ہے یا نہین اس لیے کہ علماء صاحب صراط مستقیم مین یوم الدین کی تفسیر نزدیک جمہور مفسرین کے وہی ہے جو خود اللہ تعالی نے قرآن مین فرمائی ہے وما ادراك ما یوم الدین ثم ما ادراك ما یوم الدین یوم لا تملك نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ جس نی اس تفسیر کے معنی بوجہ لیے اوس نی وجہ تخصیص ملکیت ہونے کی اوس دن مین معلوم کر لے لمن الملك الیوم للہ الواحد القہار حالانکہ اللہ تعالی ہر شے کا مالک ہی کیا یہ یوم و

کیا غیر اس کا یہ وہ مسئلہ عظیم و کبیر ہے کہ اس کی شناخت سی دخول جنت کا نصیب
ہوتا ہی اور اس کی جہل سی دوزخ مین جانا پڑتا ہے تعض اہل علم نے فرمایا ہے
فیا لہا من مسئلۃ لو رحل الرجل فیہا اکثر من عشرین سنۃ لم یوفہا حقہا یعنے
اگر کوئی شخص اس مسئلہ کی معلوم کرنے کے لیے بیس برس تک سفر کری تو بہی حق
اس مسئلے کا پورا نہو اب یہ معنی کہان اور اس معنی پر ایمان لانا کہان قرآن
پاک مین یہ صراحت او حدیث شریف مین یہ ارشاد کہ یا فاطمۃ بنت محمد لا اغنی
عنک من اللہ شیئا اور یہہ صاحب بردہ یون کہین ؎

ولن یضیق رسول اللہ جاھک لی — اذا الکریم تحلی باسم منتقم

فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی — محمدا وھو اوفی الخلق بالذمم

ان لم یکن فی معادی اخذا بیدی — فضلا والا فقل یا زلۃ القدم

اب شخص ناصح نفس خود ان ابیات مین ذرا غور کرے کہ ان کی معنی کیا ہوے
جسیر کہ آپ کے عباد کا معتقد ہی اور دعوی عالم ہونے کا رکہتا ہے اور اس
قصیدے کی تلاوت کو قرآن عظیم کی تلاوت پر اختیار کرتا ہے بہلا کیا دل میت
بندے کی تصدیق ان ابیات کی او تصدیق اس قول خدا کی لا تملک نفس لنفس
شیئا والامر یومئذ للہ اور حدیث کی یا فاطمۃ بنت محمد انقذی نفسک من النار
فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئا مجتمع ہو سکتی ہے لا واللہ یہ اجتماع ہرگز نہین
ہوسکتا کیا کسی شخص کا دل اس بات کی گواہی دی سکتا ہے کہ موسی فرعون دونون

صادق تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابوجہل دونون حق پر تھے

واللہ ما استق یا ولن بینا لا فیا حتی تشیب مفارق الغربان

پس جس شخص نے اس مسئلے کو پہچان لیا ہے اور قصیدہ بردہ کو اور اوس کی آشفتہ حالون کو بھی جان لیا ہے وہ اس امر کا بھی عارف ہی کہ اسلام غریب ہوگیا ہی مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ عداوت اون کی ہماری ساتھ اور حلال کرلینا اونکا ہماری خون واموال وعورات کو کچھہ تکفیر وقتال کی وجہ سے نہین ہے بلکہ آغاز اس تکفیر وقتال کا خود اون کے طرف سے ہے وہ ہم سے ان آیات پر لڑتے ہین لا تدعوا مع اللہ احدا وقولہ اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب وقولہ لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیئ الخ سوی بعض معانی مالك یوم الدین کے ہوی باجماع جمیع مفسرین اور خود بھی تفسیر اس جملہ کی قائل نے سورۂ اذا السماء انفطرت مین فرمائی ہے جس طرح کہ اوپر گذر چکا ولا عطر بعد عروس ولیس وساء عبادان قریۃ دستور یہی ہی کہ ان الحق لا یتبین الا بالباطل ع وبضدھا تتبین الاشیاء + ہم نی جو ذکر اس جگہہ کیا ہے تجھکو چاہیے کہ تو دم بدم روز بروز ماہ بماہ سال بسال اوسمین تامل کری تا شاید تو ملت ابراہیم خلیل اور دین محمد جلیل علیہما الصلوۃ والسلام علی الاجمال والتفصیل کا شناسا ہو جاوی اور تیرا حشر اونکی ہمراہ ہوا ور دن جزا کی تو حوض سے روکا نجاوی جس طرح کہ تارک ومانع اون کے

طریق کا روکا جائیگا اور شاید تو دن قیامت کی صراط مستقیم سے گذر جائے
اور تیری پاؤن لغزش نکرین جس طرح کہ اون لوگون کے پاون ڈگ جائینگی
جو کہ راہ راست ملت ابراہیم علیہ السلام و دین قویم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس جگہہ دنیا مین متزلزل ہوگئے ہین ۔ کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ۔ برفتند بسیار سرگشتہ اند

خلاف پیمبر کسی رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
میندار سعدی کہ راہ صفا ۔ توان رفت جز در پے مصطفے

اب یہ چاہیے کہ بندہ ہمیشہ اس دعای فاتحہ کو ہمراہ حضور دل اور خوف وتضرع
وتذلل کی جناب اعلای واقدس خداوندی مین کیا کری اور ایاک نعبد و
ایاک نستعین کہی عبادت کہتے ہین کمال خضوع وخاکساری اور نہایت درجے
کی محبت وخوف وذل کو مفعول کو اس جگہہ مقدم کیا ہے اور واسطی حصر و اہتمام
تام کی مکرر فرمایا ہے یعنی ہم سب کسیکو نہین پوجتے مگر تجہکو اور بہروسا نہین کرتی
مگر تجہپر یہی کمال طاعت ہی اور تمام دین کا مرجع طرف انہین دو معنون کی ہے
پہلا جملہ تبری ہے شرک سی بانواعہ اور دوسرا جملہ تبری ہے اپنے حول وقوت
سے معنی ایاک نعبد کے یہ ہوئے ایاک نوحد یعنی ہم اپنے رب کی متعاہد ہین
اوس کی عبادت مین کسیکو شریک نہین کرتے ہین فرشتہ ہو یا پیغمبر پیر ہو یا شہید
جن ہو یا انس شیطان ہو یا کوئی نشان جس طرح کہ اللہ تعالی نے صحابہ کو فرمایا ہے
ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون

اب اس آیت مین تامل کرکے حق ربوبیت کو پہچاننا چاہیے جس کو جہوٹی مسلمان نام
کی مؤمن ہر کسی کی طرف منسوب کرتے ہین صحابہ اگر یہ کام ساتھہ انبیاء و رسل کے
کرتے تو بعد اسلام کے کافر ہوجاتی تو اب جو شخص کہ یہ کام مثلا ساتھہ سالار مدار
قطب صاحب وغیرہم کے کری بہلا وہ کیونکر کافر نہوگا بلکہ کافر سے بہی بدتر ایسے
کہ جو کام اہل جاہلیت نی ساتھہ اصنام و اوثان کے نہین کیے تہے وہ کام
نام کی مسلمان جہوٹے کلمہ گو ساتھہ اولیاء اور اون کی قبور کے کرتے ہین ان گور پرستون
پیر پرستون نی اون جہال زمانہ جاہلیت کے بہی کان کتر دیے

پدرم جنت جاوید بہ گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

لفظ ایاک نستعین مین دو امر ہین ایک سوال اعانت کا طرف اللہ کے اور یہ توکل ہے دوسری تبرا اپنی حول
وقوت سی مطلب یہ کہ اعانت کا طرف اللہ کی جسطرح کہ اوپر گذر چکا ہی منجملہ نصف حصہ عبد کی ہے اہدنا الصراط المستقیم
دعا صریح ہے اور یہ حظ ہی بندی کا اللہ سے گویا بندہ بکمال تضرع و الحاح سے یہ سوال کرتا
ہے کہ تہیک تو یہ مطلب عظیم روزی کر کہ اس مطلب سی بڑہکر اور افضل تر کسیکو دنیا
و آخرت مین کوئی مطلب نہین دیا گیا ہے جس طرح کہ اللہ نی اپنے رسول پر بعد
فتح کی یہ منت رکہی ہے اور فرمایا ہے ویہدیک صراطا مستقیما مراد ہدایت سے
اس جگہہ ارشاد و توفیق ہے اب بندہ اپنی ضرورت مین طرف اس مسئلی کی تامل
کرے کیونکہ یہ ہدایت متضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو بروجہ استقامت و کمال
و ثبات یہانتک کہ اللہ سی جا ملی صراط کہتے ہین کہلی ہوئی سیدہی راہ کو جسمین

کوئی کجی نہو مراد اس راہ سی وہ دین ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہے اتباع کتاب وسنت سی پس جو امر خلاف
اس اتباع کی ہے وہ کج ہی نہ راست اگر یہ کجی عقیدی مین ہے تو شرک ہے
اور اگر عمل مین ہے تو بدعت ہی یہ سیدہا رستہ ایک ہی ہے اور باقی جتنی رستے
ہین سوا اس کی وہ سب کج اور صراط مستقیم سی منحرف ہین ولہذا حدیث مین آیا ہی
کہ شرک کی ستر در ہین اور بدعت کی بہتر ابن مسعود کہتے ہین حضرتؐ نی ایک لکیر
کہینچی پہر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پہر اور لکیرین کہینچین داہین بائین اوس پہلی
لکیر کے اور فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ان مین سے ایک شیطان ہے جو انسان
کو طرف اوس کی بلاتا ہے اور یہ آیت پڑہی ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ
ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد
والنسائی والدارمی اس حدیث مین اتباع کتاب وسنت کو صراط مستقیم فرمایا ہے
اور سبل کو شرک وبدعت اور اون کی پیروی سے منع فرمائی ہے اصل نہی مین
تحریم ہے جس طرح کہ اصل امر مین وجوب ہی اب جو کوئی حضرتؐ کی نہی پہ چلی اور
آپ کی امر کو ترک کری تو وہ شخص صریح گمراہ ہے اور صراط مستقیم سے منحرف لہذا
بہتر فرقون کو جو سبل مین داخل ہین ناری فرمایا ہے اور سالکین صراط مستقیم کو
ناجی ٹہیرایا ہے اور کہا ہی کہ فرقۂ ناجیہ وہ ہے جو میری اور میری اصحاب کی راہ
پر ہے یہ راہ وہی صراط مستقیم ہی جس کی وصیت اللہ نی آیت مذکور مین فرمائی ہی

اور سورۂ فاتحہ مین ہم کو طریقہ اوس کی سوال کرنیکا سکہایا ہے صراط الذین
انعمت علیہم مراد منعم علیہم سے اس جگہہ یا تو اگلی انبیا اور اون کی اصحاب باصفا
ہین جو خالص توحید پر گذری ہین اور توحید الوہیت و ربوبیت کے قائل فاعل
تہے یا ہماری حضرتؐ اور اون کی اصحاب عالی جناب ہین جو قرآن و حدیث کی
ہمیشہ تابع و متبع رہے اور اس سیدہی راہ سے دائین بائین نہین ہوئی سو بندہ
ہمیشہ ہر رکعت نماز مین اللہ سی یہ سوال کرتا ہے کہ مجہی اون کی راہ دکہا اور بندی
پر فرض ہی کہ وہ اللہ کی تصدیق کری اس باری مین کہ یہ راہ جس کی سوال کرنیکی
ہم کو ہدایت کی ہے یہی سیدہی راہ ہی اور جو طریق و علم یا عبادت برخلاف اس راہ کی
ہے ہی وہ مستقیم نہین ہی بلکہ معوج ہے اور خطوط یمین و شمال مین ہر خط پر ایک
شیطان موجود ہی جو طرف اوس راہ کج کے اسکو بلاتا ہے یہ پہلا واجب ہی
اس آیت کا یہ اعتقاد بندی کو دل سی رکہنا چاہیے اور فریب شیطان سے
بچے کہ مجملا اعتقاد لائی اور تفصیل کو ترک کر دی کیونکہ اکثر اہل ردت یہ اعتقاد
رکہتی ہین کہ حضرتؐ حق پر ہین اور حضرتؐ کا مخالف باطل پر ہے پہر جب ایسی چیز
سامنے اون کی آتی ہے جس کو اونکا جی نہین چاہتا تو پہر وہ مصداق اس آیت
کے ہو جاتے ہین فریقا کذبوا و فریقا یقتلون یہ اعتقاد انکا مثل اعتقاد اہل شرک کے
ہے کہ خدا کو رب و خالق و رازق و متصرف جانتے ہین لکن جب اون سی کہو کہ تم
سوا اللہ کی کسیکی عبادت نکرو کہ یہی شرک ہی تو قبول نہین کرتے اسی طرح اکثر لوگ

یہ کہتے ہین کہ قرآن وحدیث پر ہمارا ایمان ہی لکن جب وقت امتحان کا آتا ہی تو
قرآن وحدیث کو چھوڑ کر تیری میری بات کی سند پکڑتے ہین اسی کا نام تقلید
واتخاذ ہوی ہے ولہذا اللہ تعالی نی تقلید کو اہل شرک وکفر سے حکایت کیا ہے
اور ہوی کو معبود صاحب ہوی ٹہیرایا ہے افرایت من اتخذ الہہ ھواہ اور جس کسی
شخص کا معبود سوا اللہ کی ہے وہی ہے مشرک ہی اور راہ راست سی منحرف

جاء الرسول بہ لقول فلان فالکفر لیس سوی العناد وردما
قد قالہا فتبوء بالخسرات فانظر لعلات ھکذا دون التی

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مراد اون لوگون سے جنپر غصہ ہوا وہ علما ہین
جنہون نے اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد اون سی جو گمراہ ہو گئے وہ لوگ ہین جو
عمل بلا علم کے کرتے ہین اول صفت یہود کی ہے اور ثانی صفت نصاری کے
ولہذا سفیان بن عیینہ نے کہا ہی من فسد من علماءنا ففیہ شبہ من الیہود و
من فسد من عبادنا ففیہ شبہ من النصاری بہت سی لوگ جب تفاسیر مین دیکھتی
ہین کہ یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاری ضالین تو جاہل آدمی کو یہ گمان ہوتا ہے
کہ یہ آیت اونہین کے ساتھہ خاص ہی حالانکہ رب نی اوس پر یہ بات فرض کی ہے
کہ وہ یہ دعا کری اور ان صفات والون کے طریق سے پناہ مانگے سو یہ کیسی ہو سکتا
ہے کہ اللہ تعالی تو اوس کو یہ دعا سکہای اور اوس پر یہ سوال کرنا فرض کرے لکن مراد
حذر کرنا اوس کا ان کی افعال سی نہو یہ تو بالکل بدگمانی ہے ساتھہ اللہ کی بلکہ مطلب اللہ کا

اس تعلیم سے یہی ہے کہ مومن اعتقاد و اعمال و اقوال و حرکات و سکنات و احوال
سے ان دونون فرقہ مغضوب و گمراہ کے حذر کری اور اونکی مشابہت سے
ہزار کوس بھاگی اس لیے کہ قرآن مین فرمایا ہے و من یتولھم منکم فانہ منھم اور
حدیث شریف مین آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم اب دیکھو کہ حذر کرنا تو کجا جو
شخص ان کو یہ بات کہتا ہی کہ تم مطابق مضمون فاتحہ کے عمل کرو یعنی موحد
بن جاؤ اور صراط مستقیم اتباع کتاب و سنت پر چلو اور طریقہ مخالفین دین اسلام کو
چھوڑو اور تقلید رجال سے بھاگو اور نصوص قرآن و حدیث کو پکڑو اور محدثات امور
سے بچو اور انواع شرک و اقسام بدعت سی دور رہو تو یہ خود اوسی بچارے ہی اعی الی اللہ
اور مرشد و ہادی کو گمراہ سمجھتے ہین اور مبتدع جانتے ہین بلکہ اوس کی تکفیر کرتی ہین ۵

یا فرقۃ جہلت نصوص نبیہا	وقصودہ وحقائق الایمان
فسطوا علی اتباعہ وجنودہ	بالبغی والتکفیر والطغیان
للہ حق لا یکون لغیرہ	ولعبدہ حق ھما حقان
لا تجعل الحقین حقا واحدا	من غیر تمییز ولا فرقان

آمین فاتحہ مین داخل نہیں ہے لیکن تامین سے لفظ و معنی دعا پر یعنی ای اللہ تو
ہماری اس ثنا و دعا کو قبول فرما سو جاہل کو یہ بات بتا دینا چاہیے تا کہ وہ اس
لفظ کو کلام نہ سمجھ لی بالجملہ سورہ فاتحہ مین کئی مسائل ہین ایک ایاک نعبد و ایاک
نستعین اسمین توحید خالص ہے دوسرا اہدنا الصراط المستقیم ہی اس مین

متابعت حق ہے تیسرا ارکان دین ہے حب و رجا و خوف سو حب جملہ اولی مین ہے
الحمد للہ رب العالمین اور رجا جملہ دوم مین الرحمن الرحیم اور خوف جملہ سوم مین
مالک یوم الدین چوتھا ہلاک ہونا ہے اکثر لوگون کا جہل مین آیہ اولی سی یعنی استغراق
الحمد للہ کا اور استغراق ربوبیت عالمین کا پانچوان بیان ہی اول منعم علیہم اور اہل
اہل غضب و ضلال کا چھٹا ذکر منعم علیہم کا بظہور کرم و حمد ساتوان ظہور قدرت
و مجد کا ہی ذکر مغضوب علیہم ولا الضالین مین آٹھوان دعای فاتحہ ہے ہمراہ
اس قول کی کہ قلب غافل کی دعا قبول نہین ہوتی ہے ؎

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

نوان جملہ یہ ہی صراط الذین انعمت علیہم اسمین دلیل ہی حجیت اجماع پر اگر وجود
اوسکا ہو دسوان مسئلہ ہلاک ہی انسان کا جبکہ وہ طرف اپنے نفس کے حوالہ
کر دیا جای گیارہوان مسئلہ نص ہی توکل پر جبکہ انسان اپنے اوپر بہروسا کر بیٹھے
بارہوان مسئلہ تنبیہ ہی بطلان شرک پر تیرہوان مسئلہ تنبیہ ہی بطلان بدع پر چودہوان
مسئلہ آیات فاتحہ ہین انسان اگر اس سورت کی ہر آیت کو بخوبی سمجھلی تو فقیہ
کامل ہو جای اہل علم نے ہر آیت کی معنی مین ایک تصنیف مفرد کی ہی **ف**
احادیث مین جو ترغیبات بابت قرارت قرآن و تلاوت و تعلم و تعلیم کتاب اللہ کے
آئی ہین اور وہ بہت کثرت سی ہین سو وہ سب تلاوت و تعلم و تعلیم فاتحہ پر بہی
مترتب ہوتی ہین اس لیی کہ فاتحہ اللہ کا کلام ہی اور افضل و اجمع کلام ہی لہذا

بالخصوص فضائل اس سورت مبارکہ کے آئے ہین حدیث ابو سعید بن المعلی مین
فرمایا ہی ھی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ رواہ البخاری وابو داود
والنسائی وابن ماجۃ اطلاق لفظ قرآن عظیم کا اس سورت مختصر پر دلیل ہے کمال
عظمت پر اس کلام عالی مقام کی آبی بن کعب سے فرمایا تھا والذی نفسی بیدہٖ
ما انزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا وانھا سبع
من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
صحیح ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیھما والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم
یہ حدیث نص قطعی ہے عظمت پر اس سورت کی اس لیے کہ اول حضرتؐ نے قسم
کہائی واسطے تاکید امر ما بعد کی اور حضرتؐ کی قسم بلا شک وشبہہ سچی ہے پہر اوسکو
ہر چہار کتب آسمانی سے بہتر ٹہیرایا کیونکہ یہ کہا کہ اس جیسی سورت فاضلہ جامعہ
کسی کتاب سابق مین نہین اوتری حتی کہ قرآن مین بہی اس جوڑ کی کوئی سورت
در بارۂ اپنی معانی خاصہ کی نہین ہے اس سی زیادہ اور کیا مبالغہ ہوسکتا ہے
کہ یہ جزو کل سی بڑہکر ٹہیرا اور خود اس مقدار قلیل کو قرآن عظیم فرمایا ہی مثانی اس لیے
کہا کہ یا تو یہ دو بار اوتری ہی ایک بار مکے مین اور بار دیگر مدینے مین سو یہ تثنیہ
نزول بجای خود ایک دلیل قوی ہے اس کی فضیلت وشرف پر یا یہ ہر نماز مین
بار بار پڑہی جاتی ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص سے جو قریب
آپ کی سفر مین اوترا تھا فرمایا الا اخبرک بافضل القرآن قال بلی فتلی الحمد للہ رب العالمین

رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اس جگہہ اس سورت کو
افضل قرآن ٹھیرایا ہے وللہ الحمد اور حدیث ابوہریرہ کی جسمین کہ یہ کہا تہا
نصفہا لی ونصفہا لعبدی پہلی گذر چکی ہے اور وہ حدیث قدسی ہے ابن عباس
کہتے ہین حضرت جبریل پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تہے کہ انہی نی
ایک آواز اوپر سے سنی جبریل نی کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا جو آج کہلا ہے
پہلے کبھی نہین کہلا تہا پہر ایک فرشتہ اوس دروازی سے اوترا کہا کہ یہ فرشتہ
کبھی زمین پر نہین آیا تہا مگر آج کی دن اوس فرشتے نے سلام کیا اور کہا ابشر بنورین
اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف
منہما الا اعطیتہ رواہ مسلم والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ف
حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ فہو اجذم
رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ یعنی جس عمدہ کام کو بسم اللہ سے شروع نہین
کرتے ہین وہ بی برکت ہو جاتا ہے اور ابن عمر رفعاً کہتے ہین کان جبریل اذا جاء
بالوحی اول ما یلقی بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ الدارقطنی یہ دلیل ہی اس بات پر کہ
بسملہ ایک آیت مستقل ہی ہر سورت کی شعبی نے کہا بسملہ اسم اعظم ہے بخاری کا لفظ جاب
سے یہ ہے اسم اللہ الاعظم ہو اللہ الا ترى انہ فی جمیع القرآن یبدأ بہ قبل کل اسم
علی مرتضی کہتے تہے جب تو کسی ورطہ مین پڑی تو بسم اللہ الخ اور حوقلہ کہہ اللہ جو
انواع بلا یا چاہتا ہے وہ اس کہنی کے سبب سی دور کر دیتا ہے رواہ ابن السنی

والسیوطی عن ابن عباس بنحوہ مطولا اور در بارۂ سورۂ فاتحہ صحیحین مین آیا ہی وما یدریک انہا رقیۃ اور بعض روایات مین فرمایا ہے شفاء من کل داء حدیث معقل بن یسار مین یون آیا ہے کہ فاتحہ بھی زیر عرش سے دیگئی ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کتاب الدار والدوا مین بیان رقیہ کا ساتھہ فاتحہ کے لکھا گیا ہے وللہ الحمد ایک جماعت اہل علم نی تفسیر فاتحہ کی مستقل طور پر لکھی ہے اور بعض نے مسائل علوم کثیرہ اوس سے استخراج کیے ہین کتاب منازل السائرین اور اوس کی شرح مدارج السالکین اور رسالہ تجرید التوحید المفید للمقریزی گویا تفسیر فاتحہ ہین صاحب کتاب دین خالص وغیرہ نی تیس مواضع مین اس سورت سی توحید پر استدلال کیا ہے وللہ الحمد اس جگہہ یہ بیان اس سورت کا علاوہ اوس بیان کے ہے جو کہ فتح البیان اور ترجمان القرآن مین لکھا گیا ہے

در بند آن مباش کہ مضمون نماندہ است
صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

غرضکہ پہلی بسم اللہ توحید کی یہی بسملہ و فاتحہ ہی جس نے اس کے معنے سمجھکر عمل کیا تو وہ موحد خالص ہوا اور ناجی ٹھیرا اور جس نے برخلاف اس کی عقیدہ و عمل رکھا وہ مشرک یا بدعتی ہوا اللھم احفظنا ٥

کن کیف شئت فان اللہ ذو کرم
وما علیک اذا اذنبت من بأس

الا اثنتین فلا تقربھما ابدا
الشرک باللہ والایذاء للناس

سورۂ کافرون

اس سورت شریف کو حدیث ابن عمر مین برابر ربع قرآن کے ٹہیرایا ہے اخرجہ محمد
بن نصر والطبرانی نوفل بن معاویہ اشجعی نے کہا تہا ای رسول خدا مجہی کچہہ سکہادو
کہ مین بستر پر جاکر پڑہا کرون فرمایا کافرون پڑہکر سویاکر کہ یہ برات ہی شرک
سی اخرجہ احمد واہل السنن ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا مین تمکو ایک کلمہ
نہ بتادون جو تم کو اشراک باللہ سی نجات دی تم سورۂ کافرون وقت سونے کے
پڑہا کرو اخرجہ ابو یعلی والطبرانی حدیث زید بن ارقم مین رفعا آیا ہے جو ملا
اللہ سی یہ دو سورتین لیکر اوسپر کچہہ حساب نہین کافرون وقل ہو اللہ احد اخرجہ ابن
مردویہ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونون سورتون مین ذکر اخلاص توحید اور
رد شرک کا ہے اس لیے جو کوئی مطابق ان کی عقیدہ رکہیگا اور عمل کرکے اللہ سے
ملیگا تو اللہ اوس کی مغفرت کریگا ولہذا زید بن حارثہ سے فرمایا تہا کہ جب تو بستر
پر آئی تو ان دونون سورتون کو آخر تک پڑہ لی کہ یہ برات ہے شرک سی پڑہنا
ان دونون سورتون کا سوتے وقت اس لیے ارشاد کیا کہ اگر اوس رات مین مرجائیگا
تو موحد مریگا شرک سی بری رہیگا وللہ الحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد
ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین تو کہدای منکرو مین نہین
پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون اور نہ مجہکو پوجنا جسکو تم نی پوجا

اور نہ تمکو پوجنا جس کو مین پوجون تم کو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ موضح قرآن
مین کہا ہے یعنی تم نے ضد باندھی اب سمجہانا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالی
فیصلہ کری انتہی ابن کثیر نے کہا یہ سورت بیزاری ہے اوس عمل سے جو مشرک
کرتے ہین اسمین حکم ہے اخلاص توحید کے اختیار کرنیکا لفظ کافرون شامل ہی ہر
کافر کو جو روی زمین پر ہے اگرچہ مخاطب اول اس خطاب و مواجہت کی کفار قریش
تہے کہا ہے کہ وہ حضرتؐ کو اپنی جہل سے یہ کہتے تہے کہ ایک سال تم ہمارے
بتون کو پوجو ایک سال ہم تمہاری معبود کو پوجین گی اوسپر یہ سورت اوتری اللہ
نے فرمایا ای پیغمبر تم ان کی دین سے بالکل بیزار ہو جاؤ اور کہدو کہ جسکو تم پوجتی ہو
یعنی اصنام و انداد و اوثان مین اون کو ہرگز نہین پوج سکتا اور نہ جسکو مین پوجتا
ہون یعنی اللہ وحدہ لاشریک لہ تم اوس کو پوجو گی پہر دوبارہ یہی فرمایا کہ مین عبادت
مین تمہاری راہ پر نہین چل سکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہو سکتا ہون مین تو اللہ کے
عبادت مطابق اوس کی رضا و محبت کے کرتا ہون اور کرونگا تم اوس کی حکم و شرع
کی اوس کی عبادت کرنے مین پیروی نہین کرتے بلکہ تم نے اپنے جی سے
ایک نئی چیز نکالی ہے کما قال تعالی ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس ولقد
جاءھم من ربھم الھدی پس حضرتؐ نے اون کی ساری اعمال سے تبرا کیا کیونکہ
عابد کو ایک معبود درکار ہوتا ہے جس کی وہ عبادت کری اور اوس کی راہ پر چلے
چنانچہ رسول اور اتباع رسول نی اللہ تعالی کو موافق اوس کی شرع کی پوجا و لہذا

کلمۂ اخلاص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہو اور نہ سوا اوس کی راہ کی جو رسول لائے ہین کوئی راہ ہو رہے مشرک و کافر
سو عابد غیر اللہ ہین جس کا اللہ نے حکم نہین دیا ولہذا حضرت نے اون سے کہدیا
کہ تمہارا دین تمہاری لیے ہے اور ہمارا دین ہماری لیے کما قال سبحانہ وتعالی
وان کذبوك فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریئ مما تعملون اور فرمایا
لنا اعمالنا ولکم اعمالکم بخاری نے کہا یعنی تم کو تمہارا دین کفر ہے اور مجھکو میرا دین
اسلام بعض نے کہا اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مین اس دم نہین پوجتا جو تم
پوجتے ہو اور نہ مین باقی عمر اپنی مین تمہاری بات مانون اور نہ تم اوسکو پوجوگے
جس کو مین پوجتا ہون یہ وہی لوگ ہین جن کی حق مین فرمایا ہے ولیزیدن کثیرا
منہم ما انزل الیك من ربك طغیانا وکفرا امام شافعی وغیرہ نے لکم دینکم
ولی دین سے اس بات پر استدلال کیا ہی کہ کفر ملت واحدہ ہی یہود نے نصاری
سے اور نصاری نے یہود سے یہ ملت اخذ کی ہے کیونکہ ان دونون کے آپس مین
نسب یا سبب ہی جس کی وہ متوارث ہوتے ہین غرضکہ اسلام کے سوا جتنے ملل
ونحل وادیان ومذاہب ہین بطلان مین سب شامل ایک چیز کے ہین حافظ ابن القیم نے
بدائع الفوائد مین اس آیت کی نیچے دس مسئلے لکھے ہین اور کہا ہے کہ نفی محض
اس سورت عظیمہ کا خاصہ ہی اس لیی کہ یہ سورت برائت ہے شرک سی جس طرح
کہ حدیث مین آیا ہے مقصود اعظم اس سی یہی بیزاری مطلق ہے درمیان موحدین

مشرکین کے ولہذا واسطے تحقیق برارت کے جانبین مین حرف نفی لایا گیاہی حالانکہ صریحاً متضمن اثبات ہی یعنی لا اعبد ما تعبدون برارت محض ہے ولا انتم عابدون ما اعبد اثبات معبود برحق ہے جس کی عبادت سے یہ مشرکین بری ہین پس یہ سورت بسبب اس تضمن معنے نفی واثبات کی مطابق قول امام الحنفار کے ہے اننی براء مما تعبدون الا الذی فطرنی اور موافق فرقہ توحید کے بہی ہے واذ اعتزلتموهم وما یعبدون الا الله ولہذا حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان دونون سورتون کو سنت صبح ومغرب مین پڑہتے تھے اس لیے کہ یہ سورہ اخلاص ہین اور مشتمل ہین ہر دو نوع توحید پر جن بغیر کسی بندے کی نجات وفلاح نہین ہوسکتی ہے وہ دو نوع یہ ہین ایک علم واعتقاد الله کی تنزیہ کا شرک وکفر وولد ووالد سے کیونکہ الله احد صمد لم یلد ولم یولد ہے دوسری نوع توحید کی قصد وارادہ ہے کہ سوا الله کے کسی کی عبادت مقصود ومراد نہو اور کسیکو اوس کی عبادت مین شریک نکری بلکہ نرا اکیلا الله ہی معبود ٹہیرے سو یہ سورت اس مقصد محمود پر بخوبی مشتمل ہے اور غرض تکرار عبارت سے تاکید وقطع طمع کفار ہے اجابت رسول سے مراد دین ہی یہ ہی کہ تم کفر وشرک پر راضی ہو اور مین توحید واسلام پر راضے ہون یا تم کو تمہارے عمل کی جزا ملیگی اور مجہکو میرے عمل کی اس لیے کہ دین بمعنے جزا بہی آتا ہے کما تدین تدان جسنے کہا کہ یہ آیت یا یہ ساری سورت منسوخ ہے اوس نے غلطی کی بلکہ یہ سورت محکم ہے اسمین دخول نسخ کا محال ہے یہ تو موکد اخلاص توحید

ہی ولہذا اس کو سورۂ اخلاص کہتی ہین اور اسمین برارت محض ہے شرک وکفر سی
یعنی مین ہرگز تمہاری موافقت نکرونگا اس لیی کہ تمہارا دین بالکل باطل ہے
اور وہ تمہاری ساتہہ مختص ہے میری شرکت اوسمین نہین ہے اور تم اس دین حق
مین میری شرکت نہین کرتے ہو تو یہ غایت درجی کی برارت ہوئی اقرار کہان
ہے جس کی بنیاد پر نسخ کہا جائی یا تخصیص ٹہیری یہی حکم اوس برارت کا ہے جو
درمیان اتباع رسول واہل سنت اور درمیان اہل بدع وضلال کے ہے خلفاء
وذریت رسولؐ نی یہی مشرکین وکفار سے یہی بات کہی تہی لکم دینکم ولنا دیننا
اس سی یہ لازم نہین آیا کہ اونہون نے اون کو اون کی بدعت پر مقرر رکہا تہا
بلکہ اس کہنے مین اپنی برارت کا اظہار کیا تہا معہذا وہ مشرکین پر جہاد کرتی تہی
اور مبتدعین پر رد فرماتے انتہی ما قالہ ابن القیم ملخصا اب جو مسلمان معنی اس
سورت کی بخوبی سمجہ لیگا وہ شرک وعبادت غیر اللہ سے بری ہو جائیگا اور جس نے اس
سورت کو پڑہا اور سمجہا اور موافق اس کی عمل نہ کیا اور اعتقاد نہ رکہا تو وہ منافق
ہے یا مشرک کافر اوس کا ظاہر موافق باطن کے نہوا عیاذا باللہ

سورۂ قل ہو اللہ احد

اس سورت کی نام بہت ہین مشہور نام اسکا سورۂ اخلاص ہے ان نامون کو خطیب
نے ذکر کیا ہے کثرت نامون کی دلیل ہے شرف مسمی پر اس سورت مین توحید
کی صراحت اور بت پرستون پر رد اور قائلین تثنیہ وتثلیث پر انکار ہے یہ سورت

چار یا پانچ آیت ہی بعض نے کہا مکی ہی اور بعض نے کہا مدنی ہے ابی بن کعب
کہتے ہین مشرکون نی حضرتؐ سے کہا تہا کہ ای محمد تم ہمکو نسب اپنی رب کا بتاؤ اوسپر
اللہ نی یہ سورت نازل کی جو شئی پیدا ہوتی ہے وہ مرتی ہے اور جو مرتی ہے وہ
مورُوث ہوتی ہی اللہ تعالی نہ مری اور نہ کوئی اوسکا وارث بنی اللہ کا کوئی شبیہ و
عدیل نہین ہے لیس کمثلہ شئ رواہ احمد والبخاری فی تاریخہ وابن قتیبۃ والحاکم
وصححہ اس کو ترمذی نی بہی ابو العالیہ سے مرسلا روایت کیا ہے اور ذکر ابی بن
کعب کا نہین کیا اور کہا کہ یہ اصح ہے جابر کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر حضرتؐ سی
کہا انسب لنا ربك اوسپر یہ سورت آئی اخرجہ الطبرانی والبیہقی وابو نعیم وغیرہم
وحسن السیوطی اسنادہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی کہ قریش نی حضرتؐ سی کہا انسب لنا ربك
اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابو الشیخ والطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی اونمین کعب بن اشرف وحیی
بن اخطب بہی تہا اون نی کہا یا محمد صف لنا ربك الذی بعثك اوسپر اللہ نی یہ
سورت بہیجی رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نی بیان اپنے نسب کا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر نہ چہوڑا بلکہ خود متکفل اس بیان عظیم الشان رفیع المکان کا ہوا اب جو کوئی
ہم سی پوچہی کہ تمہاری رب کا نسب یا وصف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بہی یہی
اوصاف اوس کی جو اس سورت مین آئی ہین بیان کر دین اور اپنے طرف سی
کوئی عبارت مبتدع نہ نکالین جس طرح کہ متکلمین اسلام نے واسطی شناخت رب العالمین کے

الفاظ جدید ایجاد کیی ہین اور الفاظ نصوص چہوڑ دیی مثلا کتب عقائد مین تعریف
معبود برحق کی یون کرتے ہین کہ وہ نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متحیز نہ متبعض
نہ داخل عالم نہ خارج عالم نہ جہت مین ہی نہ عرش پر ونحو ذلک حالانکہ ان الفاظ
کی موافق عقیدہ رکہنے مین کبہی تو انکار نصوص صریحہ محکمہ کا لازم آتا ہے اور کبہی
گرفتاری بدعت مین ہوتی ہے اس لیی کہ جب یہ الفاظ اور یہ خوض صحابہ و
تابعین و تبع تابعین سے ثابت نہین ہے اور یہ عبارت بمقابلہ نص قرآن کے
واسطی تنزیہ کے بنائی گئی ہے تو سراسر محدث و بدعت ہولی گو معنے اوس کے
کچہہ منافی تنزیہ کے نہون اور استوار رحمن کا عرش پر بنص قرآن و ادلہ سنت
مطہرہ جو حد تواتر معنوی بلکہ لفظی کو پہونچ گئے ہین ثابت ہے تو پہر نفی استوا
کی مثلاً اگر انکار آیہ الرحمن علی العرش استوی نہین ہے تو پہر کیا ہے اسی طرح علو
خدا کا خلق پر بوجہ استوار کی اور مباین ہونا اوسکا ساری مخلوق سی نہایت خود
براہین کتاب و حدیث سی ثابت ہی پہر نفی جہت علو کی یعنی جبہ مانا کہ لفظ جہت
کا کسی آیت یا خبر مرفوع مین نہین آیا ہے اور سلف نی ساتہہ اوس کی تکلم نہین
کیا لکن علو علی اعلی تو بہر حال منصوص قرآن و حدیث ہی انکار جہت سے انکار
علو کا لازم نہین آتا ہی ہان اگر کوئی قائل علو کا ہے مگر لفظ جہت نہین کہتا تو وہ عامل
بالحدیث ہے اسی طرح جو اسمار حسنی سوای الفاظ سورۂ اخلاص کے کتاب اللہ
اور سنت مطہرہ مین آئی ہین وہ واسطی شناخت حق تعالی کی کفایت کرتے ہین

جیسی علیم سمیع بصیر قدیر رحیم کریم غفور قہار ونحوہا اور ہم کو حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو
اوس کی اون ناموں سی پکارین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ
یہ ایک قسم کی اوصاف ہین اور دوسری قسم کی وہ وصف ہین جو ہم جنس استواء ہین
جیسی ید وعین وقدم ونحوہا یہ بہی بہت سے صفات ہین بیہقی نی کتاب الاسمار
والصفات اسی باب مین استقرار کر کے لکہی ہے اور کتاب الجوائز والصلات بہی
ان اسمار وصفات پر مع معانی کی مشتمل ہی سو یہی اسمار وصفات واسطی معرفت
وشناخت اللہ تعالیٰ کی کفایت کرتے ہین ان کی سوا جس قدر عبارتین اور لفظین
اہل کلام نی نکالی ہین وہ سب بدعت محض ہین ممکن نہین ہے کہ اونکا قائل ومعتقد
خلل اعتقاد وعمل سی محفوظ رہ سکی رہی یہ بات کہ بعض ان الفاظ صفات سے ظاہر
مین تشبیہ یا تمثیل یا تجسیم نکلتی ہے سو علاج اس نظاہر کا اس کلمہ اجمالی سی ہو جاتا
ہے لیس کمثلہ شیٔ ولم یکن لہ کفوا احد اور جو صفات ایسے ہین جن کو سلف نے
متشابہات مین کہا ہی جیسے قرب ومعیت ونحوہا وہان اوسی قدر کافی ہے کہ
موافق ظاہر ان الفاظ کی ایمان لائی اپنی عقل وخوض کو دخل ندی اور اللہ تعالیٰ کو
جملہ صفات مخلوقین سے منزہ جانی اور کسی جگہہ بہی کوئی تاویل نکری کیونکہ یہ تاویل
سلف سی ماثور نہین ہے بلکہ ایک شعبہ ہے تکذیب کا بڑی گمراہی بہتر فرقون کی
اسی جگہہ سے ہوئی کہ اونہون نی اپنی اوقات خوض مین ان صفات اور اونکی
کیفیات مین ضائع کی اگر مجرد ایمان لانی پر اکتفا کرتے اور تاویل بارد وتوجیہ کاسد

مین نہ پڑتی تو خاصی موحد مخلص ہو جاتی ولکن جب اونہون نی ما انا علیہ واصحابی
پر عمل نہ کیا اور اون کی دل مین زیغ تہا تو وہ درپی متشابہات کے ہوگئی اور صراط
مستقیم سی دور جا پڑی اور محکمات کو بہی ماول ٹہیرا دیا حالانکہ رد متشابہات کا
طرف محکمات کی چاہیے تہا نہ بالعکس بالجملہ جو مسلمان اپنی دین پر بخیل ہو اور یہ چاہے
کہ وہ دنیا مین ایمان سے رہے اور ایمان ہی پر مرے اوسپر واجب ہے کہ وہ اللہ
تعالی کو اوس طرح پر پہچان رکہے جس طرح کہ خود اوسنی ہمین اس سورہ مبارکہ
مین اور جا بجا دیگر آیات قرآن مین آپ کو بہچنوایا ہے اور اوس کی رسول نے
اوس کی اوصاف اپنے سنن واحادیث مین ذکر فرمائے ہین اور اللہ کی عبادت
مین کسیکو صنم ہو یا وثن شریک نکری اور گمان پرست پیر پرست گور پرست گوب
پرست وغیرہا نہ بنے تب کہین وہ موحد خالص اور لائق مغفرت کی ہوگا ورنہ
مشرک کی لیے حکم خلود نار کا ہے اسی طرح جس کی بدعت عقیدہ وعمل مین سرحد کفر
تک پہونچ گئی ہے جیسے روافض خوارج اور اون کی امثال وہ بہی مخلد فی النار
ہوگا اس جگہہ کچہہ زیادہ بحث کرنا اس مضمون مدخول وجملہ معترضہ سی مقصود نہین ہے بلکہ
مقصد فقط ثابت کرنا توحید خالص کا ہے اس سورت اخلاص سے یہ سورت
اپنی باب مین عظیم الشان ہے ولہذا ابی بن کعب نے رفعا کہا ہے کہ جس نے یہ
سورت پڑہی اوس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑہا اخرجہ احمد والنسائی وغیرہما
انس کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت کی آیا اور کہا انی احب ھذہ السورۃ

انس کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت کے آیا اور کہا انی احب ہذہ السورۃ فرمایا حبك ایاہا ادخلك الجنۃ رواہ احمد
والترمذی والبیہقی اسی بارے مین کہ جسنے اس سورت کو پڑہا اوسکے گناہ چندین چنیان بخشے گئے بہت سی
حدیثین سنن وغیرہ مین آئی ہین لکن ضعیف غریب ہین اور بعض موضوع ہان
ثلث قرآن ہونا اسکا کئی طرح سے ثابت ہوا ہے بعض روایات صحیح اور بعض
حسن ہین حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے قسم ہے اوس کی جس کی ہاتہہ
مین ہے جان میری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد والبخاری
وغیرہما یہ سورت باوجود قصر کے جمیع معارف آلہیہ پر شامل ہی اور ملحد پر رد کرتی
ہے حدیث مین اس کو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد اس سورت کی محصور ہین
عقائد واحکام وقصص مین کشاف مین جو یہ کہا ہے کہ یہ برابر ساری قرآن کی ہے
سویدی نے کہا کہ مینے یہ روایت کتب تفسیر وحدیث مین نہین دیکہی انتہے
مین کہتا ہون کہ گو یہ روایت نہو لکن معنی اس کے صحیح ہین جب ایک بار کا پڑہنا
برابر تہائی قرآن کے ٹہیرا تو تین بار کا پڑہنا برابر ساری قران کے بالیقین ہو گیا
اس سورت کی فضیلت مین اگر اور کچہہ نہ آتا مگر یہی ایک حدیث عائشہ کے
جو صحیحین وغیرہما مین ہے تو کفایت کرتی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک شخص کو ایک لشکر خرد مین بہیجا تہا وہ اپنی اصحاب کو نماز پڑہاتا اور اسی سورت
پر ختم کرتا وہ لوگ جب پہر کر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے دریافت
کرو کہ وہ کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچہا تو اوس نے کہا کہ یہ صفت رحمن کی ہے

اور مین اسکا پڑہنا دوست رکہتا ہون فرمایا اوس کو خبر کردو کہ اللہ اوس کو دوست رکہتا ہے هذا لفظ البخاری فی کتاب التوحید دوسرا لفظ بخاری کا انس سی کتاب الصلوۃ مین یون ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا مین امامت نماز کی کرتا تہا جب کوئی سورت نماز مین پڑہتا جو سورتین کہ نماز مین پڑہی جاتی ہین تو اوس کو اسی سورت سی آغاز کرتا کہ پہلی قل ہو اللہ پڑہتا پہر کوئی اور سورت پڑہتا ہر رکعت مین اسی طرح کیا کرتا تہا اوس کی اصحاب نی اوس سی اس بارے مین گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیون شروع کیا کرتا ہے کیا تو اس کو کافی نہین سمجہتا کہ دوسری سورت بہی پڑہتا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑہا کریا اسکا پڑہنا موقوف رکہہ اور دوسری سورت پڑہ اوس نی کہا مین اسکا پڑہنا ہرگز نہ چہوڑونگا تمہاری خوشی ہو تو مین امامت کرون اور اگر خوشی نہو تو امامت کرنا ترک کردون وہ لوگ اوس کو افضل جانتے تہے غیر کا امامت کرنا پسند نکرتی جب حضرتؐ کا جانا اوس طرف ہوا تو آپ سی یہ حال کہا فرمایا ای فلان تجہکو کون مانع ہے اس سی کہ تو اپنے اصحاب کی حکم پر چلے اور تو نی لزوم اس سورت کا ہر رکعت نماز مین کس لیی اختیار کیا ہے اوس نی کہا انی احبہا فرمایا حبك ایاھا ادخلك الجنۃ یہ حدیث اس لفظ سی کئی طرح پر سوا بخاری کی اور ائمہ حدیث نی بہی روایت کی ہے یہ سورت متجرد ہے واسطی بیان توحید و صفات کے اسمین دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کا شرف معلوم ہی کی وجہ سی ہوتا ہی

سو اس علم کا معلوم اللہ تعالی اور اوس کی صفات ہین کہ کون چیز اللہ کی وصف مین جائز ہے اور کون ناجائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلالت محل کا کیا پوچھنا توحید کے بیان مین اہل دین نی کتب مستقلہ لکھی ہین جیسے دین خالص و تقویۃ الایمان و دعایۃ الایمان و در نضید و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید الی غیر ذلک شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی اور حافظ ابن القیم کی تالیفات اس باب مین خطیب فی المحراب ہی یہ وہ علم ہے جس کی مدعی بہت ہین لکن سوا افراد علماؑ و فحول اہل علم کے کوئی اوس کی دقائق کو نہین پہونچا حالانکہ شرک کے ستر دروازی ہین اور بدعت کی بہتر دروازی شرک جلی سے تو بعض اہل اسلام بچ ہی جاتے ہین لکن شرک خفی سے بچنا اوسی کو نصیب ہوتا ہے جو کہ موفق من اللہ ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین اللھم امین ابن کثیر کہتے ہین بخاری نے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ وہ بار بار قل ھو اللہ احد پڑہتا ہے صبح کو آکر حضرتؐ سے ذکر کیا گویا اوس نے اس امر کو قلیل و حقیر جانا فرمایا والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القران و رواہ النسائی ایضا و دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک تم مین کا اس بات سے عاجز ہے کہ تہائی قرآن پڑہے ایک رات مین یہ بات اونپر شاق گذری اور کہا ہم مین یہ طاقت کس کو ہے فرمایا اللہ الواحد الصمد ثلث قرآن ہے

تفرد بہ البخاری تیسیر لفظ انکا یہ ہے کہ ایک رات قتادہ بن نعمان اسی سورت کو
پڑھتے رہے یہ ذکر حضرتؐ سے ہوا فرمایا واللہ یہ سورت برابر نصف یا ثلث قرآن کے
ہے رواہ احمد اس سی یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کی
تمام شب درست ہے ابن عمر کہتے ہین ابوایوب انصاری ایک مجلس مین یہ بات
کہہ رہے تھے کہ کیا ایک شخص تمہارا ثلث قرآن ہر رات مین نہین پڑہ سکتا ہی لوگون
نے کہا کس کو یہ طاقت ہے کہا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اتنے مین حضرتؐ
آگئی اور ابوایوب کا کہنا سنا فرمایا صدق ابی ایوب رواہ احمد ابوہریرہ
کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نی کہا جمع ہو جاؤ مین تم پر ثلث قرآن پڑہونگا لوگ جمع ہو گئے
حضرتؐ نے باہر آکر قل ہو اللہ پڑہی پہر چلے گئے بعض نے بعض سے کہا
حضرتؐ نی تو یہ فرمایا تہا کہ مین ثلث قرآن پڑہونگا ہم سمجہے تہے کہ کوئی خبر آسمان پر
سے آئی ہوگی حضرتؐ نے نکل کر فرمایا مینے جو تم سے کہا تہا وہ ٹہیک ہی الا وانہا
تعدل ثلث القرآن ہکذا رواہ مسلم والترمذی وقال حسن صحیح غریب ابن کثیر
نے اس جگہ بہت سی حدیثین دربارۂ ثلث قرآن ہونے اس سورت کے نقل
کی ہین ابوالدرداء کہتے ہین حضرتؐ نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس
بات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑہے کہا ہان اے رسول خدا ہم اس سے
اضعف واعجز ہین فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ ثلث قرآن ہے
رواہ احمد ومسلم والنسائی اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سورت کو ہر شخص

ہر شب ہر روز ضرور پڑھ لیا کری حدیث عقبہ بن ابی سعیط میں ہے اسکو ثلث
قرآن ٹھیرایا ہے رواہ احمد والنسائی فی الیوم واللیلۃ حمید بن عبدالرحمن کہتے
ہین چند صحابی آپس میں حضرتؐ سے یہ حدیث روایت کرتے تہے کہ آپ نے
فرمایا قل ھو اللہ احد ثلث القران لمن صلی بھا رواہ النسائی یعنی اسکا نماز میں پڑھنا
برابر پڑھنے تہائی قرآن کے ہے ابوہریرہ کہتے ہین میں ہمراہ حضرتؐ کے آیا آپ نے
ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہوگئی مینے کہا کیا چیز
فرمایا جنت رواہ مالک بن انس والترمذی والنسائی وقال الترمذی حسن
صحیح غریب اور یہ حدیث کہ حبك ایاھا ادخلك الجنۃ پہلے گذر چکی ہے عبداللہ بن
حبیب کا لفظ یہ ہی کہ ہمکو پیاس وتاریکی پہونچی ہم حضرتؐ کے منتظر تہے کہ آکر نماز
پڑہائین آپ آی اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا پڑھ میں چپکا رہا پھر فرمایا کہہ مینے کہا کیا
کہون فرمایا قل ہو اللہ احد ومعوذتین شام وصبح تین بار تجکو یہ ہر دن دوبار
کفایت کرین گی رواہ عبداللہ بن احمد وابو داود والترمذی والنسائی و
قال الترمذی حسن صحیح غریب حدیث تمیم داری مین فرمایا ہے جس نے کہا لا
الہ الا اللہ واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً ولم یکن لہ کفواً احد
گیارہ بار لکہتا ہے اللہ اوس کی لیے چالیس لاکہہ نیکیان رواہ احمد اس کی سند
مین خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ نی اوس کو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جہنی کہتے
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے جسنے قل ہو اللہ احد کو دس بار پورا پڑہا

اللہ اوس کی لیی بہشت مین ایک محل بناتا ہے عمرؓ نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑہا
کرین گی ای رسول خدا فرمایا اکثر والطیب تفرد بہ احمد مسند دارمی مین
اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی بیس بار پڑہیگا اوس کے لیے دو محل اور جو تیس
بار پڑہیگا اوس کی لیے تین محل طیار ہونگی عمر بن خطاب نی کہا اب ہمارے
محلات بہت سی ہو جائینگی فرمایا اللہ اوسع من ذلک وھذا مرسل جید انس بن
مالک کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد کو پچاس بار پڑہتا ہے اللہ اوس کے
گناہ پچاس برس کی بخشدیتا ہے رواہ ابو یعلی لکن اس کی سند ضعیف ہی ابن کثیر
نے احادیث کثیرہ بیان مین فضیلت سورۂ اخلاص کی نقل کیے ہین ضمن مین دو سو
بار پڑہنی کا اجر آیا ہے لکن غالب ضعیف ہین بریدہ نے کہا مین ہمراہ حضرتؐ کے
مسجد مین آیا ایک شخص نماز مین یہ دعا کرتا تہا اللھم اسألك بانی اشھد ان لا الہ الا
انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد حضرتؐ نے فرمایا
والذی نفسی بیدہ لقد سألہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی
بہ اجاب رواہ اھل السنن وقال الترمذی حسن غریب حدیث جابر مین دس بار
پڑہنا اسکا بعد مغرب کی آیا ہی فرمایا جس دروازۂ جنت سے چاہے داخل ہو اور
جس حور عین کو چاہے بیاہے رواہ ابو یعلی ابن کثیر نے اسکی سند پر کچھہ تکلم نہین
کیا حدیث جریر بن عبد اللہ مین فرمایا ہے کہ جو کوئی وقت دخول منزل کے اسکو پڑہیگا
اوس گہر والون سے اور اوس کی ہمسایون سے فقر دور ہوگا رواہ الطبرانی لکن اسکی

اسناد ضعیف ہی **ف** دربارۂ اکثار قرأت سورۂ اخلاص کی سار احوال مین
حدیث انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے تبوک مین تھے
سورج نکلا اوس دن کی سی روشنی وچمک وشعاع پہلے کبھی نہین دیکھی تھی
جبرئیل حضرت کے پاس آئی حضرت نے کہا آج یہ کیسی چمک وروشنی ہے کہ اس
جیسی کبھی نہین دیکھی کہا معاویہ بن معاویہ لیثی کا انتقال مدینے مین ہوگیا ہی اللہ
نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اوپر نماز پڑھین کہا کس سبب سے کہا وہ رات دن
چلتے کھڑے بیٹھے قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلی اس کی
سند مین یزید بن ہارون متہم بوضع ہی یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب اسانید
اوس کی ضعیف ہین اس کی فضیلت ہمراہ معوذتین کے بھی وارد ہوئی ہے اور
ذکر استشفاء کا بھی ساتھ اس کی آیا ہے عائشہ کہتی ہین حضرت شب کو جب
بستر پر آتی تو ہر رات دونون ہتیلیان جمع کرکے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین
پڑھکر جہان تک بدن پر ہاتھ جا سکتا مسح فرماتی سر و رو اور سامنے کی بدن سی ہاتھ
پھیرنا شروع کرتے تین بار یون ہی کرتی رواہ اھل السنن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد تو کہہ وہ اللہ ایک
ہے اللہ نرادھار ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اوس کی جوڑ کا کوئے
ف صمد ہی یعنی کھاتا پیتا نہین اوس کی طرح کا کوئی نہین یعنی نہ جورو رکھے

نہ بیٹیا انتہی عکرمہ نی کہا جب یہودنی کہا کہ ہم عابد عزیر ابن اللہ ہین اور نصاری
نے کہا کہ ہم عابد مسیح ابن اللہ ہین اور مجوس نے کہا ہم عابد مہر و ماہ ہین اور
مشرکون نے کہا ہم بت پرست ہین تب اللہ نے یہ سورت اپنے پیغمبر پر اوتارے
اور فرمایا تو کہہ کہ اللہ ایک ہے کوئی اسکا نظیر و زیر ہمسر مانند برابر والا نہین ہے
اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس بات مین سوا اللہ عزوجل کے نہین ہوتا کیونکہ وہ ہے
اپنی ساری صفات و افعال مین کامل ہے ابن عباس نی کہا صمد وہ ہے
جس کی طرف ساری خلائق اپنے حوائج و مسائل مین محتاج ہو دوسرا لفظ یہ ہی
کہ صمد اوس کو کہتے ہین جو سیادت و شرافت و عظمت و حلم و علم و حکمت مین کامل
ہو سو ایسا شخص فقط اللہ پاک ہے یہ صفات اوسی کو لائق ہین کہ کوئی اوس کے جوڑ
کا نہین ہے اور نہ کوئی شے اوس جیسی فسبحان الواحد القہار ابو وائل نے
کہا صمد وہ سید ہی جو سیادت مین حد تک پہونچ گیا یہی قول ابن مسعود کا بہی ہے
زید بن اسلم نے کہا صمد یعنی سید ہے حسن نی کہا یعنی باقی بعد خلق کے اور حی و قیوم
جسکو زوال نہین عکرمہ نے کہا صمد وہ ہے جس سے کوئی شے باہر نہ نکلے اور
کہاتا نہ کہا ربیع بن انس نے کہا یعنی وہ جس نے کسیکو نہ جنا اور نہ کسی سے جنا گیا
گویا مابعد کو تفسیر اس لفظ کی ٹہیرایا ہے یہ تفسیر جید ہے ابی بن کعب بہی اسی طرف
گئے ہین ابن مسعود و ابن عباس و سعید بن المسیب و مجاہد و ابن بریدہ و عکرمہ
و سعید بن جبیر و عطا و عطیہ و ضحاک و سدی کا قول یہ ہے کہ صمد وہ ہے جسکی

جوف نہو یعنی ٹھوس ہو پولا نہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مراد مصمت بی جوف ہے
شعبی نے کہا صمد وہ ہے جو نہ کہائے نہ پیے ابن بریدہ نے کہا صمد ایک نور
ہے چمکتا ہوا بریدہ نے کہا صمد وہ ہے جس کی جوف نہو یعنی اندرون شکم ابو القاسم
طبرانی نے کتاب السنۃ مین بعد ذکر ان اقوال کے کہا ہے کہ یہ سب معانی صحیح ہین
ہماری رب کی صفتین ہین سب اوسی کی محتاج ہین وہ اپنی سرداری مین انتہا
کو پہونچ گیا ہے نہ صاحب جوف ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے بعد خلق کی باقی رہیگا
اسی طرح بیہقی نے بہی کہا ہے پہر والد و ولد و صاحبہ کی نفی فرمائی مجاہد نے کہا
کفو سی مراد صاحبہ ہی کما قال تعالی بدیع السموات والارض انی یکون له ولد و
لم تکن له صاحبة وخلق کل شی یعنی جبکہ وہ ہر شے کا خالق و مالک ٹہیرا تو پہر خلوق
مین اوسکا نظیر کہان سے آیگا جو کہ اوس کی برابری کر سکے تعالی اللہ عن ذلك
وتقدس وتنزہ اللہ نی فرمایا ہی وقالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیا ادا تکاد
السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا
وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا
لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیه یوم القیامة فردا اور فرمایا وقالوا
اتخذ الرحمن ولدا سبحانه بل عباد مکرمون لا یسبقونه بالقول وھم بامرہ
یعملون اور فرمایا وجعلوا بینه وبین الجنة نسبا ولقد علمت الجنة انھم
لمحضرون سبحان اللہ عما یصفون اور صحیح بخاری مین آیا ہے نہین کوئی زیادہ تر صابر

اللہ سی اذیت پر جس کو وہ سنتا ہی وہ اوس کی لیے اولاد ٹہیراتی ہین اور اللہ اونکو
رزق و عافیت دیتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عز و جل نی کہا جہٹلایا
مجہکو ابن آدم نی اور اوس کو یہ نہ چاہیی تہا اور گالی دی مجہکو ابن آدم نے اور اوسکو یہ
نہ چاہیے تہا اوسکا جہٹلانا مجہے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ مجہکو اعادہ نہ کریگا جس طرح
کہ مجہی پیدا کیا ہے حالانکہ اول خلق مجہپر کچہہ آسان تر اعادہ سی نہین ہے اور
گالی دینا اوسکا مجہے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ نی اپنا ولد اختیار کیا حالانکہ مین احد
صمد لم یلد و لم یولد ہون کوئی میری جوڑ کا نہین ہے رواہ البخاری فتح البیان کا
بیان یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ دلیل ہی جمیع صفات ثبوتیہ کمال پر جلیسے علم و قدرت
و ارادہ اور احد دلیل ہی جمیع صفات جلال پر یہ صفات ثبوتیہ ہین جلیسی قدم و بقا
صمد وہ ہی جس کا قصد حاجات مین کرین اس لیی کہ وہ اون قضای حاجات پر
قدرت رکہتا ہے زجاج نی کہا صمد وہ سید ہی جسکے اوپر اور کوئی سید نہو یا
معنی صمد کی دائم باقی ہین ازل سی ابد تک یا وہ جو کسی کا محتاج نہو اوسی کی سب
محتاج ہون یا جو رغائب مین مقصود اور مصائب مین مستعان بہ ہو یا وہ شخص کہ جو
چاہے سو کری اور اپنے ارادی کی موافق حکم دی یا کامل ہی حیب تکرار اسم شریف
کی اس لیے ہے کہ جو متصف ساتہہ اس صفت کے نہین ہے وہ استحقاق الوہیت
سے برکنار ہے یا صمد صفت ہے اسم شریف کی لکن سیاق مقتضی اسکا ہی کہ ہر جملہ
مستقل ہو ابن مسعود و ابن عباس نی کہا ہے صمد وہ ہے جس کی احشاء نہون

لم یلد کی معنی یہ ہین کہ کوئی اوسکا بیٹا نہین جس طرح کہ مریم کا بیٹا تھا لم یولد کی
معنی یہ ہین کہ وہ کسیکا بیٹا نہین جس طرح کہ عیسی وعزیر پیدا ہوئے یہ اس لیے
کہ کوئی اوسکا ہمجنس نہین ہے اور نسبت عدم کی سابقا ولاحقا طرف اوس کی
محال ہے قتادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہین یہود
نے کہا کہ عزیر فرزند خدا ہین نصاری نے کہا کہ مسیح ابن اللہ ہین اللہ نے اس
لفظ سے کہ لم یلد ولم یولد ہے اون کی تکذیب کی پھر فرمایا کہ اللہ کے جوڑ کا کوئی
نہین ہے لیس کمثلہ شئی کفو کلام عرب مین بمعنے نظیر ہے ابن عباس نے کہا
کوئی مثل اوس کی نہین الغرض کلام کفار کا حاصل اشراک وتشبیہ وتعطیل ہے
اور یہ سورت اس سب کو دفع کرتی ہے

سورۂ فلق

یہ پانچ آیت ہے مکے مین اوتری یہی قول ہے حسن وعکرمہ وعطا وجابر کا ابن
عباس وقتادہ نے کہا مکے مین آئی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعود
معوذتین کو مصحف شریف سی حک ومحو کردیتی اور کہتے کہ قرآن کو ساتھ غیر قرآن
کے مخلوط نہ کرو یہ دونون کتاب اللہ نہین ہین حضرتؐ نے ان سے فقط تعوذ
کرنے کو فرمایا تھا اور خود ابن مسعود ان دونون سورتون کو نماز مین نہ پڑھتے بزار
نے کہا اس باب مین کسی نے صحابہ مین سے متابعت ابن مسعود کی نہین کی اور
حضرتؐ سے پڑھنا انکا نماز مین بخوبی ثابت ہے اور یہ مصحف مین لکھے گئے ہین

قرطبی نے کہا یہ زعم ابن مسعود کا خلاف اجماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مثل
ابن مسعود کی کہا ہے مگر ابن الانباری نے اوسکو رد کیا بعض نے کہا یہ انکار
ابن مسعود کا بطور نسیان تھا جس طرح کہ اونہون نے سورۂ فاتحہ کو بھی مصحف سے
ساقط کر دیا تھا عقبہ بن عامر کہتے ہین حضرت نے کہا آج کی رات مجھپر کچھ آیتین
اوتری ہین کہ مینے ویسی آیتین نہین دیکھین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی وغیرہم حدیث ابو سعید
خدری مین آیا ہے کہ حضرت چشم زخم جن سے تعوذ کرتے جب معوذتین اوتری تو
پھر اس کی ماسوا کو ترک کر دیا ابن مسعود سوا معوذتین کے اور تعویذ کو مکروہ رکھتے
تھے اخرجہ ابو داود والنسائی والحاکم وصححہ ام سلمہ نے رفعا کہا ہے یہ دونون
سورتین سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہین رواہ ابن مردویہ عائشہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہین حضرت جب بیمار ہوتے تو انہین کو پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب نہایت
بیمار ہوئے تو مینے پڑھکر حضرت کے ہاتھ سے مسح کیا تاکہ برکت ہو اخرجہ مالک
فی الموطا اصل اس کی صحیحین مین ہے زید بن ارقم کہتے ہین ایک یہودی نے
حضرت پر سحر کیا حضرت بیمار ہو گئے جبریل معوذتین لیکر آئے اور کہا ایک مرد یہود
نے تم پر جادو کیا ہے وہ جادو فلان چاہ مین ہے حضرت نے علی مرتضی کو بھیجا
وہ اوس کو نکال لائے فرمایا اس کو کھولو ہر گرہ ایک آیت پر کھلتی گئی حضرت
اوٹھکھڑے ہوئے گویا بند سے تھے کھل گئے اخرجہ عبد بن حمید وابن مردویہ

مطوّلہ کہا ہے کہ مدت حضرتؐ کی سحر کی چالیس دن تہی یا شش ماہ یا ایک سال
حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ یہی معتمد ہے راغب نے کہا ہے سحر حضرتؐ کا کچہہ نبی
ہونے کی راہ سے نہ تہا بلکہ اثر اوسکا بدن پر تہا انسان ہونے کی راہ سے جس طرح
کہ آپ کہاتے پیتے بول و براز کرتے خفا ہوتے بیمار پڑتے سو یہ تاثیر اس حیثیت سے
تہے کہ آپ بشر تھے نہ اس حیثیت سے کہ آپ نبی تھے یہ اثر جادو کا اوس وقت
قادح ہوتا کہ کسی امر نبوت مین کچہہ تاثیر اوس کی پائی جاتی جس طرح کہ دانت کا ٹوٹنا
دن احد کی کچہہ قادح اس کو نہین تہا کہ اللہ نے آپ کی عصمت کا وعدہ کیا تہا
اس قول مین واللہ یعصمک من الناس اسی طرح یہ بات کہ بعض مشرکین کا بعض
نواحی مین اہل اسلام پر غلبہ ہوجاتا ہے کچہہ مخالف کریمۂ الیوم اکملت لکم دینکم کے
نہین ہے قاضی نے کہا اس سے یہ بات کفار کی سچ نہین ٹہیرتی کہ آپ مسحور
ہین یعنی مجنون ہین بسبب سحر کی اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ سحر حق ہے اور اوسکی
حقیقت ہے قولاً و فعلاً اور جادو سے الم و مرض و قتل و تفرقہ بین الزوجین کا
اثر ہوتا ہے تمام کلام اس مقام مین حاشیۂ جمل مین مرقوم ہے فضیلت معوذتین مین
احادیث صحیحہ آئی ہین حضرتؐ نے ان کو نماز فرض وغیرہ مین پڑہا ہے وفیما ذکرنا
کفایۃ ابن کثیر نے کہا یہ دونون سورتین مدنی ہین زر بن حبیش نے ابی بن کعب
سے حال معوذتین کا دریافت کیا اور کہا تمہارے بہائی ابن مسعود ان کو مصحف
سے حک کرتے ہین کہا مینے حضرتؐ سے پوچہا تہا مجہسے فرمایا تو ان کو پڑہو مین

وہی بات کہتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی تہی رواہ احمد والبخاری
بہت سی قراء وفقہاء کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن مسعود معوذتین کو مصحف
مین نہ لکہتے تہے شاید اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکو نہین سنا یا
اون کی نزدیک یہ متواتر نہین ہوئین پہر اونہون نے طرف قول جماعت کی رجوع
کیا صحابہ نی معوذتین کو مصحف مین لکہا تہا اور سائر آفاق مین بہیجا وللہ الحمد والمنۃ
حدیث عقبہ بن عامر مین پڑہنا حضرتؐ کا معوذتین کو نماز مین اور حکم کرنا ان کی پڑہنی
کا وقت نوم وقیام کی اور بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد واہل سنن کے
چند حدیثون مین آیا ہے حضرتؐ نے ان دونو سورتون کو نماز صبح مین پڑہا ہے
ابن کثیر کہتے ہین فہذہ طرق عن عقبۃ کالمتواتر عنہ تفید القطع عند کثیر من
المحققین فی الحدیث عقبہ سے کہا تہا کیا نہ سکہا دون مین تجہکو تین سورتین کہ مثل
اون کی نہ توریت مین اوترین اور نہ انجیل وزبور وفرقان مین وہ قل ہو اللہ احد
ومعوذتین ہین اور جابر سے فرمایا تہا اقرأبہما ولن تقرأ بمثلہما رواہ النسائی
احادیث عائشہ مین تعوذ کرنا حضرتؐ کا ساتہہ ان کی آنکہہ سے جن وانس کی
اور ہاتہہ پہیرنا بدن پر دم کر کے کئی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات
فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد تو کہہ مین پناہ مین آیا صبح کے رب کی ہر چیز کی

بدی سی جو اوس نی بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آی اور بدی سی عورتون کی جو گرہون مین پہونکین اور بدی سے برا چاہنے والی کی جب لگی ہو نسنی ف مراد رات کا اندھیرا یا چاند کا گہن ہے اور اسمین آگئین سب تاریکیان ظاہر باطن کی اور تنگدستی اور پریشانی اور گمراہی نفاثات سی مراد جادو گرہین حاسد کی ٹوک لگ جاتی ہے انتہے جابر نے کہا فلق صبح ہی یہی قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبداللہ بن محمد بن عقیل و حسن و قتادہ و قرظی و ابن زید و زید بن اسلم بھی اسی کے قائل ہین قرطبی و ابن زید و ابن جریر نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے فالق الاصباح ابن عباس نے کہا فلق خلق ہے ضحاک نے کہا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پناہ مانگین کعب احبار نے کہا فلق ایک جنگل ہے جہنم مین جب وہ کہولا جاتا ہے تو ساری دوزخی اوس کی شدت گرمی سے چیختے ہین آبانہ نے کہا فلق ایک کنوان ہے جہنم کی تہ مین اوسپر ایک پردہ پڑا ہے جب وہ اوٹھا دیا جاتا ہے تو اوس سے ایک ایسی آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیخیگی بسبب اوس کی شدت گرمی کی یہی قول ہے عمرو بن عنبسہ و ابن عباس و سدی کا اس بارے مین ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے لکن منکر ہے ابو عبدالرحمن جیلی نے کہا ہے کہ فلق نام ہے جہنم کا ابن جریر نے کہا صواب قول اول ہے کہ مراد فلق سے صبح ہے یہی بات صحیح ہی اسی کو بخاری رح نے اپنے صحیح مین اختیار کیا ہے شر ما خلق سے مراد شر جمیع مخلوقات ہے

ثابت بنانی وحسن بصری نے کہا مراد جہنم اور ابلیس وذریت ابلیس ہی وقب سی
مراد غروب آفتاب ہی اسکو بخاری نے حکایت کیا ہی یہی قول ہے مجاہد
وابن عباس وقرظی وضحاک وزہری وخصیف وحسن وقتادہ کا عطیہ نے کہا مراد
جاتا ہے رات کا بعض نے کہا آنا ہے رات کی اندھیری کا ابوہریرہ نے کہا
مراد ستارہ ہی ابن زید کہتے ہین عرب سقوط ثریا کو غاسق کہتے تھے اور اسقام
طواعین کا کثرت سے ہونا وقت وقوع اس سقوط کی بتاتے تھے اور طلوع
ثریا پر مرتفع ہونا ان آفات کا یقین کرتے تھے بعض نے کہا مراد ناسق سی
چاند ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا تعوذی
من شر ھذا الغاسق اور مجھی چاند کا نکلنا دکھلایا رواہ احمد والنسائی وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ پناہ مانگ اللہ کی اس کی شر سی کہ
یہ غاسق ہے جبکہ سمٹ آئی نسائی کا لفظ یہ ہے پناہ مانگ اللہ کی اس غاسق
سے جبکہ سمٹی اگلی قول والون نے کہا ہے کہ یہ نشانی ہے رات کی سو یہ کچھ
خلاف اس کے نہین اس لیے کہ سلطنت قمر ونجوم کی رات ہی کو ہوتی ہے مجاہد
وعکرمہ وحسن وقتادہ وضحاک نی کہا کہ مراد نفاثات سے جادوگرنیان ہین مجاہد
نے کہا جبکہ وہ منتر کرین اور پھونکین گرہون مین طاؤس نی کہا کوئی شے اقرب
بشرک رقیہ مار ومجانین سے نہین ہے حدیث مین آیا ہے جبریل علیہ السلام
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور کہا ای محمد کیا تم بیمار ہو کہا

اوعلیہ بسم الله ارقیك من كل داء يوذيك ومن شر كل حاسد وعين الله يشفيك

شاید یہ شکوہ حضرت کا اثر سحر ہی تہا پہر اللہ نے آپ کو شفا بخشی اور کید سحرہ

وخسارہ یہود کو ظاہر کیا اور اون کی تدمیر اونہین کی تدبیر مین فرمائی وہ رسوا ہوے

لیکن تہا حضرت نے کسی دن بہی اون کو معاتب نہ فرمایا بلکہ اللہ ہی نے آپکو

شفا و عافیت بخشی زید بن ارقم کہتے ہین ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر جادو کیا چند روز تک آپ بیمار رہے جبریل علیہ السلام نے آکر کہا

کہ یہودی نے تم پر جادو کیا ہے اور کچہہ گرہین فلان فلان کنوین مین تمہاری لیے

لگائی ہین حضرت نے کسی کو بہیجا کہ اوس سحر کو نکال لائی چنانچہ جا کر لے آئی اور

اوس کو کہول ڈالا حضرت اوٹہکہڑی ہوئے گویا پابند سے کہل گئے لکن کچہہ ذکر

اسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اوس کی روبرو کچہہ بدخلقی کی یہان تک کہ انتقال ہوا

رواہ النسائی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہان تک کہ آپ خیال

کرتے کہ پاس عورتون کی آتی ہین حالانکہ نہ آتے تہے سفیان نے کہا ایسا سحر

بہت سخت ہوتا ہے فرمایا ای عائشہ تونی جانا کہ اللہ نے میری استفتا کا کیا

فتوی دیا میری پاس دو مرد آئی ایک سر کے پاس بیٹہا دوسرا پانون کی پاس

جو سر کے پاس بیٹہا اوس نی کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے کہا یہ

مطبوب یعنی مسحور ہے کہا اس کو کسی نے جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے یہ ایک

مرد تہا بنی زریق کا یہود کا حلیف تہا اور منافق تہا کہا کس چیز مین یہ سحر کیا ہی

کہا سر کی بال اور کنگہی مین کہا کہان ہے کہا ایک جہلکی مین گابہی کے نیچے بیتہر
کے اندر چاہ ذروان کی پہر حضرت اوس چاہ پر گئے اور اوس سحر کو نکالا اور فرمایا
کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجہکو دکہایا گیا تہا اوسکا پانی ایسا تہا جیسے نچوڑ حنا کا اور
اوس جگہہ کے نخل ایسے تہے جیسے سر شیاطین کی جب وہ نکالا گیا تو مینے کہا
آپ اسکو ظاہر نہین فرماتے کہا سن اللہ تعالی مجہے شفا بخشی اور مین اس بات
کو پسند نہین کرتا کہ کسی شخص پر شر انگیزی کرون رواہ البخاری دوسری روایت
مین آیا ہے حضرت کو تخیل ہوتا کہ مینے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا
پہر اوس چاہ کو بہرتی کرا دیا ابن عباس و عائشہ کہتی ہین ایک یہودی لڑکا حضرت
کی خدمت کیا کرتا تہا یہود نے اوس کو ملا کر کنگہی آپ کی سر کی اور کچہہ بال شانے
کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم تہا علی و عمار بن یاسر و زبیر گئے اور اوس چاہ کا
پانی نکالا وہ ایسا تہا جیسے کہ مہندی کا رنگ ہو پہر پتہر اوٹہایا اور وہ گابہا نکالا
اوسمین ایک کنگہی اور کچہہ بال آپ کی سر کے تہے اور ایک تانت تہی اوسمین بارہ
گرہین تہین سوزن زدہ اوسپر اللہ نے ان دونون سورتون کو نازل کیا ہر آیت
پر ایک گرہ کہل گئی اور حضرت نے اپنی طبیعت مین خفت پائی جب اخیر گرہ کہلی
گویا پابند سے باہر نکل آئی اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بسم اللہ
ارقیك من كل شي يوذيك من حاسد وعين الله يشفيك صحابہ نے کہا کیا
ہم اوس خبیث کو گرفتار نکرین اور مار ڈالین فرمایا اللہ نے مجہکو شفا دی اب لوگون پر

شر کا برانگیختہ کرنا مجھی پسند نہین ہے واللہ اعلم ف فتح البیان کا بیان یہ
ہے کہ فلق بمعنی صبح ہی مثل مین کہتے ہین ھو ابین من فلق الصبح اور بعض نے کہا
ایک درخت ہی جہنم مین یا نام ہے نار کا یا سجن ہے اندر نار کی یا پہاڑ و تپھر مراد
ہین کہ پہٹ کر او نمین سے پانی بہتا ہے نحاس نی کہا فلق زمین ہموار کو کہتی ہین
یا ہر چیز کو جو پہٹ کر نکلتی ہے حیوان و نبات وجماد سے گویا فلق بمعنے شق ہے
قال تعالی فالق الحب والنوی لکن قول اول اولی ہے ذکر فلق مین اشارہ ہی
طرف اس کی کہ جو شخص ازالی پر ان ظلمات کی تمام عالم سے قادر ہے اوس کو یہ
قدرت بہی ہے کہ وہ پناہ گیر سے ہر خوف وخشیت کو بہی دور کری یا طلوع صبح
ایک مثال ہے آمد فرحت کی کہ جس طرح انسان رات کو انتظار طلوع فجر کا کرتا ہے
اسی طرح خائف عائذ منتظر طلوع بامداد نجاح وفلاح کا ہوتا ہے شر ما خلق سی
مراد جمیع مخلوق ہے اسمین ساری شرور آگئے یہ شر عام ہے بعد اس کی جو تین شر
ذکر کیے ہین وہ خاص ہین کوئی وجہ تخصیص کی اس جگہہ نہین ہے اور نہ مضار
بذنیہ اس عموم سی خاص ہین ابو حنیفہ رح کی قرارت من شرٍ ساتھہ تنوین کے ہے
لکن اسمین نہایت بعد وضعف ہے یعنی اوس شر سے جو ہنوز پیدا نہین ہوا ہے
غاسق رات ہے اور غسق رات کا اندھیرا زجاج نے کہا رات کو غاسق اس لیے
کہتے ہین کہ بہ نسبت دن کی زیادہ تر سرد ہوتی ہے اور بارد کو غاسق اور برد کو
غسق کہتے ہین لکن یہ قول بارد ہے کسی نی کہا غاسق ثریا ہے یا سورج جبکہ

غروب ہو یا جانا جبکہ غائب ہو جاوی یا سانپ جبکہ کاٹ کہاوی یا ہرنا گہسان
آنیوالا جو کہ ضرر پہونچاوی یا بہیک مانگنی والا جبکہ سوال سے تنگ کری لکن راجح
وہی قول اول ہے نفاثات سے مراد وہ عورتین ہین جو جادو کیا کرتی ہین
نفث کہتے ہین پہونکنی کو جس طرح کہ منتر کرنے والی دم کرتے ہین خواہ ہمراہ
ریق ہو یا نہو یہ آیت دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پر کیونکہ وہ تحقق سحر کا انکار
کرتے ہین عقد جمع ہے عقدہ کی وہ تاگی پر گرہین لگاتی تہین وقت سحر کرنی کی
یہ بیٹیان تہین لبید بن اعصم یہودی کی اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سحر کیا تہا ابن عباس نے کہا نفاثات بمعنی ساحرات ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہی
کہ نفث وہ منتر ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جس نے کوئی
گرہ لگائی پہر اوسمین پہونکا اوس نی جادو کیا اور جس نی جادو کیا وہ مشرک ہوا
اور جو متعلق ہوا ساتہہ کسی شے کے وہ اوسکو سونپا گیا اخرجہ النسائی وابن مردویہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت میری عیادت کو آئی فرمایا کیا مین تجہپر وہ منتر نہ
کرون جو جبریلؑ نے مجہکو کیا تہا مینے کہا ہان بابی انت وامی فرمایا بسم اللہ ارقیک
واللہ یشفیک من کل داء فیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد
تین بار اوس کو پڑہا اخرجہ ابن ماجۃ وابن سعد والحاکم جواز مین دم کرنے
اور منتر وتعویذ کرنے کی اختلاف ہے جمہور صحابہ وتابعین ومن بعدہم نی جائز کہا ہے
جبکہ بطور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہ کہ جب کوئی حضرت کے گہر والون مین

بیمار ہوتا تو آپ اوسپر معوذات پڑہکر پہونکتے الحدیث دوسری جماعت نے
تفل ونفث کرنے کارقی مین انکار کیا ہے اور پہونکنے کو بغیر ریق کے جائز
رکہا ہی عکرمہ نے کہا منتر کرنے والی کو جائز نہین ہے کہ دم کری یا مسح کری یا گرہ
لگاوی نسفی نے کہا ہے رقیہ کرنا آیت یا حدیث سے جائز ہے نہ سریانی وعبری
وہندی سے کہ اسکا اعتقاد حلال نہین اور نہ اوسپر اعتماد کرنا روا ہے حسد کہتی
ہین تمنای زوال نعمت کو محسودسی آذ ا حسد سے مراد یہ ہے کہ حسد کو ظاہر کردی
بموجب اوس کی عملدرآمد کری اور وہ حسد اوس کو باعث ہو ایقاع شر پر ساتہہ
محسود کی عمر بن عبد العزیز نے کہا ہی لم ار ظالما اشبہ بالمظلوم من حاسد اسدی
اس سورت مین حضرتؐ کو ارشاد طرف استعاذہ کی شر سے جملہ مخلوقات کی ہیا
عموما پہر بعض شرور کا ذکر خصوصا فرمایا اگرچہ زیر عموم داخل تہا یہ اس لیے کہ
انمین مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک غاسق دوسرا نفاثات تیسرا حاسد یہ تینون
گویا بسبب مزید شر کی اس لائق ہین کہ انکو الگ الگ ذکر کیا جاوی اور سورت
کو حسد پر ختم کیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ حسد اشر واشد ہے اور یہ وہ پہلا
گناہ ہے جس کی ساتہہ آسمان مین ابلیس نے اور زمین مین قابیل نے اللہ کی
نافرمانی کی تہی ابن عباس نے کہا ومن شر حاسد اذا حسد یعنی نفس ابن آدم وعینہ واللہ اعلم

سورۂ ناس

یہ چہہ آیت ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ

ابن القیم نی بدائع الفوائد مین بیس ورق تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھی ہین یہ جگہہ لائق اوس کی بسط کی نہین ہے خصوصا اس جہت سے کہ تعلق اونکا مذاق اہل علم سے ہے نہ عامۂ مردم سی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کے رب کی لوگون کے بادشاہ کی لوگون کی معبود کی بدی سے اوس کی جو سنکاری اور چھپ جای وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگون کے دل مین جنون مین اور آدمیون مین **ف** شیطان گناہ پر سنکاری اور آپ نظر نہ آئی حدیث مین فرمایا ہے ان سورتون کی برابر کوئی دعا نہین پناہ کی انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ تین صفتین ہین رب عز وجل کی ربوبیت وملکیت والٰہیت سو وہ ہر شے کا رب وملیک و الٰہ ہے ساری اشیاء اوسی کی مخلوق ومملوک وعبید ہین اس لیے پناہ گیر کو حکم دیا کہ وہ اوس شخص کی پناہ لی جو کہ ان صفات کی ساتھہ متصف ہے اور یہ پناہ شر وسواس خناس سی یعنی شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر مسلط ہے کیونکہ کوئی ایسا آدمی نہین ہے جس کے لیے ایک قرین نہو جو کہ فواحش کو اوس کی لیے زینت نہ دیتا ہو اور اوس کی فریب دہے مین کوتاہے کرتا ہو محفوظ وہی ہے جس کو اللہ محفوظ رکھے صحیح مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین کوئی شخص نہین ہے

لکن اوسکا قرین اوسپر مقرر ہی کہا آپ ای رسول خدا فرمایا مین بہی لکن اللہ نی میری اعانت کی ہی سو وہ منقاد ہوگیا ہے وہ مجہکو حکم نہین کرتا مگر خیر کا صحیحین مین انس سے قصہ زیارت صفیہ کا حالت اعتکاف مین مطولا آیا ہے اوسمین یہ ذکر بہی ہی کہ دو انصار نی آپ کو صفیہ سی بات کرتے دیکہکر چلنے مین جلدی کی آپ نی فرمایا ٹہیرو یہ صفیہ بنت حیی ہے اونہون نی کہا سبحان اللہ ای رسول خدا فرمایا ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم مین ڈرا کہ کہین تماری دل مین کچہ اور آئی انس بن مالک کا لفظ رفعا یہ ہے کہ شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کی رکہے ہوے ہے اگر اوس نی اللہ کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے اور اگر بہول گیا تو وہ دل کو لقمہ بناتا ہے یہ ہے وسواس خناس رواہ ابو یعلی وھو غریب ابو تمیمہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ حضرت کی ردیف تہا گدہے نے ٹہوکر کہائی مینے کہا شیطان ہلاک ہو فرمایا تو تعس الشیطان نہ کہہ کیونکہ جب تو یہ کہیگا تو وہ آپ کو بڑا سمجہیگا اور کہیگا مینی اپنی قوت سے اس کو پچہاڑ دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہیگا تو وہ چہوٹا ہوکر شل مکہی کے ہوجائیگا تفرد بہ احمد واسنادہ جید قوی اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ دل جب اللہ کو یاد کرتا ہی تو شیطان چہوٹا اور مغلوب ہوجاتا ہی اور جب اللہ کا ذکر نہین کرتا تو بڑا اور غالب بن جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ تم مین جب کوئی شخص مسجد مین ہوتا ہے تو شیطان آکر اوسکو اشتباہ مین ڈالتا ہے جس طرح کہ آدمی اپنے دابہ کو دباتا ہے پہر جب وہ اوس کے لیے ساکن ہوا

تو اوس کو زلق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابوہریرہ نی کہا اور تم یہ حال دیکھتی ہو
مزنوق مائل ہوتا ہے اللہ کا ذکر نہین کرتا لجم منہ کہولی ہوتا ہے وہ بہی ذکر عز وجل
بجا نہین لاتا تفرد بہ احمد ابن عباس نی معنی مین وسواس خناس کے کہا ہے
کہ شیطان دل پر بنی آدم کی جاثم ہے یعنی جالس پہر جب اوسنے سہو و غفلت کی
شیطان نی وسوسہ ڈالا پہر جب اوس نی اللہ کا ذکر کیا سٹک جاتا ہے یہی
قول ہی مجاہد و قتادہ کا سلیمان والد معتمر نے کہا مینے سنا ہے کہ شیطان یا وسواس
دل مین بنی آدم کی وقت حزن و فرح کی نعت لگاتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے
تو چلدیتا ہے ابن عباس نے کہا وسواس سے مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہی
جہان اوسکا کہنا مانا وہ گہس پڑا یہ وسوسہ خاص صدور بنی آدم مین کرتا ہے یا
جن وانس دونون مین اسمین اختلاف ہے اول ظاہر ہے اور دوسری قول یہ
گویا لفظ ناس مین جن بہی داخل ہین تغلیبا ابن جریر نے کہا اون کی حق مین استعمال
رجال من الجن کا آیا ہے تو پہر اطلاق لفظ ناس مین جن پر کچہہ جدت و بدعت
نہین ہے لفظ من الجنۃ والناس کہ بمنزلہ تفصیل یوسوس فی صدور الناس کے
ہے مقوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہی کہ موسوس کبہی انس ہوتا ہے اور کبہی
جن مراد شیاطین جن وانس ہین کما قال تعالی وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا
شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا ابوذر کہتے ہین
مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد مین تہے مین بیٹہ گیا فرمایا

۵۷ زلق جای زلاق وزناق حلقۃ توضع تحت حنک الدابۃ ثم یجعل فیہا خیط یشد برأسہ تمنع جماحہ ۱۲ صراح

اى اباذر تونى نماز پڑہ لى ہے مینے کہا نہین فرمایا اوٹہہ نماز پڑہ مینے اوٹہکر نماز
پڑہى پہر بیٹہہ گیا فرمایا اى اباذر تعوذ باللہ من شر شیاطین الانس والجن مینے کہا
کیا شیاطین الانس بہى ہوتے ہین فرمایا ہان مینى کہا اى رسول خدا نماز کا کیا
حال ہى فرمایا خیر موضوع من شاء اقل ومن شاء اکثر یعنى ایک بہتر چیز تجویز کیگئى
ہے جس کا جى چاہے کم پڑہے جسکا جى چاہے زیادہ کرے مینے کہا روزہ کا کیا
حال ہے فرمایا فرض مجزى وعند اللہ مزید یعنى ایک فرض ہے جو کفایت کرتا ہى
اور اللہ کى پاس زیادہ تر ہے مینے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اضعاف مضاعفہ
یعنى چند در چند ہے مینے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جہد من مقل او سر
الى فقیر یعنى جو باوجود قلت کى دیا جاوى یا چپکے سے کسى فقیر کے حوالہ کیا جاوى
مینے کہا اى رسول خدا کون سى نبى سب سے پہلے تہے فرمایا آدم علیہ السلام مینى
کہا کیا وہ نبى تہے فرمایا ہان نبى مکلم تہے یعنى اللہ نے اون سے بات چیت کى تہى
مینے کہا رسول کتنے ہوئے کہا تین سو اور کچہ اوپر دس یا پندرہ اوپر بتائے مینے
کہا آپ پر جو اوترا ہے اوسمین افضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسى اللہ لا الہ الا ہو الحى
القیوم رواہ احمد والنسائى وقد اخرج ہذا الحدیث مطولا احمد ابو حاتم ابن حبان
فى صحیحہ بطریق اخر ولفظ اخر مطولا ابن عباس کہتے ہین ایک مرد پاس
حضرت کے آیا اور کہا اى رسول خدا مین اپنى جى مین ایسى بات کرتا ہون کہ اگر
آسمان سى گر پڑون تو یہ مجہکو دوست تر ہے اس سى کہ وہ بات منہہ سے نکالون فرمایا

اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ رواہ احمد وابو داؤد

والنسائی ابن کثیر نے کہا آخر التفسیر وللہ الحمد والمنۃ والحمد للہ رب العالمین انتہی

ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ رب کی معنی ہین مربی و مصلح احوال اللہ

ساری مخلوق کا رب ہے پہر جو اس جگہہ رب الناس فرمایا تو اس لیی کہ دلیل ہو

شرف ناس پر اور نیز اس لیی کہ یہ استعاذہ اوسی شر سے ہے جو صدور ناس

مین واقع ہوتا ہے ملک الناس مین یہ بیان ہے کہ اللہ کی پادشاہی کچہہ ویسی بادشاہی

نہین ہے کہ جس کی ہاتہہ کے نیچے ممالیک ہوتی ہین بلکہ اوس کی سلطنت قاہرہ

ومملکت کاملہ سب پر فائق ہے آگہ الناس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ اوس کی ربوبیت

کے ساتہہ معبودیت والوہیت بہی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضی ہے قدرت تامہ کو

تصرف کلی پر ساتہہ ایجاد و اعدام کے اور کبہی رب ملک ہوتا ہے اور کبہی نہین

ہوتا جیسے رب الدار و رب المتاع ومنہ قولہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم

اربابا من دون اللہ اس لیی بعد رب کی ذکر ملک کا کیا پہر کبہی کوئی ملک الہ ہوتا ہے

اور کبہی نہین اس لیی بعد ملک کی الہ الناس بہی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے

ساتہہ اوس کی اس وصف مین کوئی اوسکا شریک نہین ہے رب کی نام سی

شروع کیا یہ نام اوسکا ہے جو کہ اوائل عمر انسان سی تا بلوغ وعقل قائم بتدبیر و

اصلاح ہے تا کہ آدمی دلیل سے یہ بات پہچان لی کہ مین ایک بندۂ مملوک

ہون رب ملک کا پہر جب یہ بات جان لی کہ اوس کی عبادت مجہپر واجب ہی اور

اور مین ایک عبد مخلوق ہون اور وہ اله معبود ہی تو اب الناس ہونا اوسکا روشن
ہو گیا تکرار لفظ ناس مین اظہار مزید شرف کا ہے کہ بار بار اونکا نام لیا یا مراد ناس
اول سی اطفال اور ثانی سی شباب او ثالث سی شیوخ ہین اور چہارم سی صالحین
اور پنجم سے مفسدین لکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہین ہے یہ کلام نسفی کا قبیل لطائف
بیان سی ہے نہ تفسیر قرآن وسواس سی مراد وسوسہ انداز ہے وسوسہ کہتے ہین حدیث
نفس کو بعض نے کہا وسواس نام ہی فرزند شیطان کا خناس کے معنی ہین کثیر التاخر
مجاہد نی کہا بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہو جاتا ہے اور جب
ذکر نہین کرتا تو دل پر منبسط ہو جاتا ہی بسبب کثیر الاختفا ہونے کی خناس نام ہوا
ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ نہو اللہ کی
ذکر کرنے مین فوائد جلیلہ ہین جنکا حاصل فوز بخیر دارین ہوتا ہے شیطان کی ایک
سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب وہ انسان کی سینے مین رکھے رہتا ہے جہان آدمی اللہ
کے ذکر سے غافل ہوا اوسی وقت وسوسہ کیا اور جہان اللہ کو یاد کیا گھٹ گیا
مقاتل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگون مین دوڑتا
پھرتا ہے اللہ نی اوسکو انسان پر مسلط کیا ہے وسوسہ اوسکا یہی ہی کہ وہ آدمی
کو اپنی طاعت کی طرف بلاتا ہے چھپی بات سے چپکے چپکے یہان تک کہ وہ بات
اوس کی دل مین اوتر جاتی ہے بغیر آواز سننے کی پھر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کی
ہین ایک شیاطین جن یہ سینون مین وسوسہ انداز ہوتے ہین دوسرے شیاطین الانس

انکا وسوسہ لوگون کی سینون مین یون ہوتا ہے کہ یہ آپ کو سامنے آدمی کی ناصح مشفق
ظاہر کرتے ہین جو بات کہ شیطان کی وسوسی سے جی مین پڑتی ہے ویسی ہی
اشرار کی بات کا انسان کی جی مین ہوتا ہی یا یہ مطلب ہی کہ وسوسہ شیطان کا
صدور انسان مین طرف سی جنہ اور طرف سی ناس کی ڈالتا ہے بعض نے کہا
لفظ ناس مین انس و جن دونون مندرج ہین اس دلیل سے کہ کچھہ نفر جن آئی تھی
اون سی پوچھا تم کون ہو کہا ناس من الجن یعنی ہم لوگ جن ہین اور اللہ نی اونکا نام
رجال رکھا ہے کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن احسن یہ ہی کہ مُراد
استعاذہ ہی شر وسواس و شر ناس سی شیطان جن سینون مین وسوسہ کرتا ہی
اور شیطان انس علانیہ آتا ہے قتادہ نی کہا جن و انس دونون مین شیاطین ہوتی
ہین فنعوذ باللہ من شیاطین الجن والانس بعض نی کہا شیطان جس طرح کہ انسان
کے صدر مین وسوسہ ڈالتا ہی اسی طرح جن کی صدر مین وسوسہ انداز ہوتا ہے
واحد جنہ جنی ہے جس طرح کہ واحد انس انسی ہے لکن قول اول ارجح اقوال ہے یہ
بیان تذکر ثقلین ہے اونکو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونون سی استعاذہ باللہ
کریگا اوس سی محن دنیا و آخرت مرتفع ہو جائینگے ابن عباس کہتے ہین حضرت سی
پوچھا تھا کہ کون عمل اللہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرتحل کہا وہ کیا ہی فرمایا
الذی یضرب من اول القرآن الی آخرہ کلما حل ارتحل اخرجہ الترمذی یعنی وہ
شخص حال مرتحل ہے جو قرآن کریم کو اول سے تا آخر پڑہتا ہے جب پڑہ چکتا ہی تو

پھر اول سے [illegible] شروع کرتا ہے اس سے ہی معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی
ختم نکری تو پھر [illegible] اول قرآن کو پڑھے اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سہ بارہ
[illegible] ہے یہ ایک بار ختم کرکے دوسری بار پڑھتا رہے کبھی تلاوت کتاب اللہ
کی ترک نکری اسمین ناظرہ خوان اور حافظ قرآن دونون شامل و داخل ہین اسلیے
کہ تلاوت کتاب سے بڑھکر کوئی عمل خیر نہین ہے یہ تلاوت شامل ہی انواع
اذکار اور دعوات پر اسمین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر
بھی آیا ہے فضائل کتاب عزیز کے بے حساب ہین علمانی ان فضائل کو کتب مستقلہ
مین لکھا ہے اور خود کتاب و سنت متضمن ہین فضیلت سور و آیات کثیرہ پر اس
بارے مین رسالہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب ایک عمدہ بیان شافی و نصح کافی
ہے اگر اللہ تعالی کی توفیق دستگیر ہو کیونکہ قرآن کی ہوتے ہوے کسی کتاب
کی حاجت نہین ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب و بے کتاب والے کو کفایت کرتی ہی
ولنعم ما قیل ؎

اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین — یعنی اندر رہِ دین رہبر تو قرآن لس

الحمد للہ اولاً و آخراً وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم